Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

حق

از انابیہ خان

انابیہ خان نے یہ ناول (حق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔

اس ناول (حق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنف کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔

لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق

انابیہ خان

"یہ تم کیا کر رہی ہو؟؟ تم پاگل تو نہیں ہو گئی؟؟؟ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ اگرامی کو یہ سب پتہ چلا نہ.. وہ کیا سوچیں گی؟؟؟ کیا گزرے گی ان کے دل پر؟؟؟ وہ جیتے جی مر جائیں گی.. خدا کے لیے اتنی پتھر دل مت بنو۔ اپنا نہیں تو امی کا ہی خیال کر لو" عدن نے ایک بار پھر اپنی بڑی بہن کو سمجھانا چاہا۔

"میں نے جو فیصلہ کرنا تھا میں کر چکی ہوں. عدن تم سمجھتی کیوں نہیں؟ کب تک ہم یوں ہی رہیں گے؟؟ کب تک ہم چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لیے ترسیں گے؟؟ تمھیں خود پر ترس نہیں آتا؟ کب تک ہم لوگوں کے محتاج رہیں گے؟ کب تک ہم ایک ایک نوالے کو ترسیں گے؟ تمھیں یاد ہے تم نے کب پیٹ بھر کے روٹی کھائی تھی؟؟ مجھے تو یاد نہیں پڑتا میں نے کبھی پیٹ بھر کے کھائی ہو".. پلوشہ سفاکی سے بولی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اگر ہمارا کوئی بھائی ہوتا تب بھی میں یہ کام کبھی نہ کرتی اور ویسے بھی جو ایکٹنگ کرتا ہے کیا وہ " انسان نہیں ہوتا؟ دیکھو عدن میرا آڈیشن ہو گیا ہے۔ یہ چانس مجھے پھر نہیں ملے گا۔ یہ پراجیکٹ بہت بڑا ہے اگر میں یہاں سلیکٹ ہو گئی تو پھر ہمارے وارے نیارے ہوں گے۔

کیا امی تمھارے یہ پیسے لیں گی؟" عدن تاسف بھری نگاہ سے پلوشہ کو دیکھتے ہوئے ایک بار " پھر سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

"اس میں برائی کیا ہے آخر؟"

اس میں اچھائی بھی کوئی نہیں"۔ یہ کام بہت غلط ہے- عدن نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔"

پلوشہ ایک بار پھر سوچ لو".. تم جو قدم اٹھانے جارہی ہو اس کا انجام بہت بھیانک ہو گا۔ کیا" سوچیں گے خاندان والے؟؟

بس اس سے آگے ایک لفظ بھی مت بولنا"۔ پلوشہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی۔ جس کو جو سوچنا " ہے سوچتا رہے میری بلا سے۔اور جن کی تم بات کر رہی ہو ان کی میرے اگے کوئی حیثیت نہیں۔ یہ خاندان والے اس لائق ہی نہیں کہ میں ان کی باتیں کروں۔ نہ میں ان کا کھاتی ہوں۔ نہ میں ان سے ڈرتی ہوں۔ نہ تم مجھ سے ان کے بارے میں کوئی بات کیا کروں۔

عدن کے منہ سے خاندان والوں کا نام سنتے ہی پلوشہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا"۔۔ وہ برے " برے منہ بنانے لگی۔

یہ تب کہاں تھے جب بابا کی اچانک موت ہوئی تھی ہم نے سب سے مدد مانگی تھی کتنے " - مشکل حالات سے ہم گزارے کتنا مشکل وقت ہم نے دیکھا" وہ جھر جھری لیتے ہوئے بولی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کسی نے بھی ہماری مدد نہیں کی"..اور تو اور تایا ابو نے بھی ہم سے منہ موڑ لیا تھا۔"دادا ابو "

"نے تو ساری جائیداد اپنے دوسرے بیٹے کے نام کر کے ہمیں پائی پائی کا محتاج کر دیا

ہمارے ابو کی غلطی بھی کیا تھی؟ کیا پسند کی شادی کرنا اتنا بڑا گناہ ہے؟ جس کی سزا کم ہی "

نہیں ہوتی۔ کیا کوئی اپنی سگی اولاد کو بھی اتنی بڑی سزا دیتا ہے؟

تف ہے تم پر"..تم اب بھی ان لوگوں کی وکالت کر رہی ہو۔۔مجھے نفرت ہے ان لوگوں "

-سے۔پلوشہ نے قہر برساتی نظروں سے عدن کو دیکھا

"یہ ایک سچ ہے ان لوگوں نے ہماری کبھی مدد نہیں کی"

پر اس سے بڑا ایک اور سچ یہ بھی ہے کہ ہم خاندان والوں سے کٹ کے رہ بھی تو نہیں سکتے۔۔"

بابا کے مرنے کے بعد ہماری ان لوگوں نے کبھی مالی مدد نہیں کی پر جب ہم پر کوئی مصیبت آتی

-تھی یہی ہمارے سروں پر چھاتہ بھی تو بن جاتے تھے

کب چھاتا بنے؟"مجھے تو یاد نہیں پڑتا کبھی ان لوگوں نے ہماری خبر گیری بھی کی ہو۔تم سے تو"

کوئی بات کہنا ہی فضول ہے "تم تو ہو ہی چمچی خاندان والوں کی"پلوشہ منہ کا زاویہ بگڑتے

-ہوئے بولی

کچھ توقف کے بعد عدن نے سر اٹھا کر پلوشہ کو دیکھا"جو اپنے ناخنوں پر نیل پالش لگانے میں"

"مگن تھی۔۔"تو یہ تمھارا آخری فیصلہ ہے؟

"پلوشہ ماتھے پر بل لاتے ہوئے بولی"سٹیمپ پیپر زپر سائن کر دوں تب مانو گی؟؟"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

جو فیصلہ میں ایک بار کرلوں پھر میں مر کر بھی پیچھے قدم نہیں ہٹاتی"۔۔چاہے میری جان "ہی کیوں نہ چلی جائے۔اس نے اپنی اخری انگلی پر نیل پالش لگاتے ہوئے کہا۔

عدن کا دل دہل اٹھا۔عدن نے اپنی آنکھیں میچ لی" یااللہ اس کی حفاظت کرنا"۔وہ دل سے "بولی۔

نصیر الدین کے دو ہی بیٹے تھے۔" بڑا بیٹا ہاشم خان اور چھوٹا بیٹا عبداللہ خان"۔۔"

ہاشم کے دو بیٹے تھے"۔"جبکہ عبداللہ کی دو بیٹیاں تھی بڑی پلوشہ اور پلوشہ سے چار سال "چھوٹی عدن"

ہاشم کافی مطلب پرست تھا وہ دولت کا پجاری تھا"۔دولت کی ہی خاطر اپنے باپ کے بہت " قریب تھا اسے صرف دولت سے ہی پیار تھا.. یہ نہیں کہ وہ اپنے باپ کی دل سے عزت کرتا تھا

-

عبداللہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے تھوڑا ضدی تھا پر اس کے دل میں اپنے باپ کے لیے خاص " "عقیدت تھی وہ اپنی ماں اور باپ سے بے لوث محبت کرتا تھا۔اسے صرف پڑھنے کا شوق تھا وہ اکثر شہر میں ہی ہوتا تھا"۔۔گاؤں میں کیا ہو رہا ہے؟ کون کیا کر رہا ہے؟اسے کوئی فکر کوئی" پرواہ نہیں ہوتی تھی۔وہ اپنے دوست اکبر کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اس کے بابا نصیر الدین نے شہر میں اس کے لیے اک بے حد خوبصورت اپارٹمنٹ لے کے " دیا جو بعد میں اس کے نام بھی کر دیا تھا۔وہ اپنی اس چھوٹی سی دنیا میں مطمئن زندگی گزار رہا تھا.

"ہاشم کے دو بیٹے تھے۔۔بڑا بیٹا کمال اور پھر سرمد "

کمال کی نسبت سرمد کڑیل گھبرو جوان تھا۔سارے پنڈ کی کڑیوں کا ہیرو تھا۔۔جو بھی اس کو " دیکھتی اس پر مر مٹتی۔مگر کمال کے برعکس سرمد ٹھنڈے دماغ کا ایک سیدھا سادہ نوجوان تھا۔ ۔جھگڑے فساد سے دور ہی بھاگتا تھا

جو ایک اس میں کمی تھی وہ تھی پڑھائی۔اسے پڑھائی کا بلکل بھی شوق نہیں تھا۔اس نے پانچ" جماعتیں پڑھ کر آگے پڑھنے سے انکار کر دیا۔وہ سارا دن کھیتوں پر ہی رہتا تھا۔بنا کوئی مقصد بنا کوئی کام کے...

جبکہ اس کا بڑا بھائی کمال..پڑھائی کا تو اسے بھی شوق نہیں تھا۔۔یہ بھی پانچ جماعتوں سے " آگے نہ جا سکا۔

یہ اوباش قسم کا انسان تھا"۔سارا دن غلط کام کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔راہ جاتی لڑکیوں " کو چھیڑنا انہیں تنگ کرنا۔۔جھگڑے فساد میں سب سے آگے یہ یہی ہوتا۔۔مرغ لڑانا بھی ان کاموں میں شامل تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

وہ گاؤں کی لڑکی جمیلہ کو پسند کرنے لگا"۔ "جمیلہ کسی کو لفٹ ہی نہ کرواتی تھی.. وہ ایک " بھائی اور ایک بہن تھے-آٹھ جماعتیں پڑھی وہ خود کو کترینہ کیف سمجھتی تھی۔۔کسی کو بھی خاطر میں نہ لاتی تھی۔

جمیلہ تھی بھی اپنے نام کی طرح حسین و جمیل "۔دراز قد،موٹی موٹی آنکھیں،سرخ و سفید " ...."رنگت،ستواں ناک،باریک سے پتلے پتلے ہونٹ

جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی تھیں وہ تھیں اسکی خوبصورت آنکھیں"اس کی " آنکھیں اتنی خوبصورت تھی جو بھی اس کو دیکھتا اس کی نشیلی آنکھوں میں کھو سا جاتا۔

اس کی خوبصورتی پورے پنڈ میں مشہور تھی۔وہ جہاں سے بھی گزرتی پورا پنڈ ہی اس کے " -پیچھے لگ پڑتا۔۔ہر لڑکا اس سے شادی کا خواہش مند تھا۔وہ ہر دل کی ملکہ تھی

وہ ہمیشہ بالوں میں ایک ہی پراندہ کرتی اور جب بھی چلتی وہی پراندہ اپنی انگلیوں پر لہراتی رہتی" -۔گھومتی مستی کرتی

وہ روز دریا سے پانی کا مٹکا بھرنے جاتی تھی"۔ "

جب سے اس موئے کو پتہ چلا ہے کہ ہم لڑکیاں جاتی ہیں پانی لینے یہ پہلے ہی آ جاتا ہے"۔ "

جمیلہ نے دور سے ہی اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو سونی سے بولے بنا نہ رہ سکی۔۔"سونی اس -"کی واحد دوست تھی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اُرے یہ مویا یہاں بھی آ گیا"..سونی نے ہاتھوں کی چھب بناتے ہوئے دور سے اسے دیکھتے" ہوئے کہا۔

ابا کو شکایت کرنی پڑے گی اس کی"۔جمیلہ غصے سے بولی۔ "

وہ جمیلہ کے قریب پھولے ہوئے سانسوں کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔جمیلہ خاموشی سے اسے " دیکھنے لگی اور اپنا مٹکا زمین پر رکھ دیا۔۔"اس نے سوچا ابا کو شکایت لگانے سے بہتر ہے آج خود ہی دو دو ہاتھ کر لوں"۔۔مگر اس کے چہرے پر ہنوز نفرت بھری پرچھائیاں سب سکھیوں نے دیکھی تھی۔

کمال جمیلہ کو کھڑے دیکھ کر دل ہی دل میں خوش فہمی میں مبتلا ہو کر بولا۔اری کڑیے تو راہ" وچ کیوں کھلو گئی؟

پھر اسے دیکھتے ہوئے اپنا کان کھجا کے بولا..میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تو مینوں وڈی چنگی لگدی" ہاں۔۔تو میرے نال ویاہ کر لے۔۔"اچھا کھاتا ہوں،اچھا پیتا ہوں،زمینوں کا مالک ہوں"۔ تجھے میں رانی بنا کر رکھوں گا،عیش کرواں گا،اے وڈیاں وڈیاں کاراں وچ تینوں لے " "کے جاواں گا،سارا شہر گھوماواں گا تے ساری وڈیاں وڈیاں دکاناں دی شاپنگ کرواں گا

اس نے اپنے بازوؤں کو لمبا کرتے ہوئے اسے لالچ دیا۔"

بس یا اور کچھ تینوں کہنا ہے؟"جمیلہ نے ایک سٹائل سے اپنا پراندہ پیچھے کیا۔"

اور۔۔اور۔۔اور یہ کہ تو پیسوں کی فکر نہ کر تیرے ماں پیو نوں میں اتنا پیسہ دوں گا وہ ساری "

۔"حیاتی عیش کریں گے عیش۔"۔مجھے تیرا جواب چاہیے اور ہاں میں چاہیے

اس نے جمیلہ کو پکڑنے کے لیے ہاتھ آگے کیا کہ جمیلہ نے تڑخ کر کمال کے گال پر تھپڑ مارا۔ "

ساری سکھیوں نے اپنی ہنسی روکنے کے لیے اپنے منہ پر اپنا دوپٹہ رکھا۔"

۔وہ سب پر غصیلی نظر ڈال کر اپنے گال سہلانے لگا"

میں کہتی ہوں پرے ہٹ جا میرے راستے سے۔۔ نہیں تو تیری شکایت کروں گی اپنے پرا"

نوں۔۔وہ کلہاڑی سے تیرے ٹوٹے ٹوٹے کر کے اپنے کتے نوں کھلا دے گا۔

یہ کہتے ہی اس نے اگے قدم بڑھایا۔ مگر کمال پر اس کی دھمکی کا قطعی اثر نہ ہوا۔۔"وہ بدستور "

وہیں کا وہیں کھڑا ڈھٹائی کے ساتھ بڑی اوباش نظروں سے جمیلہ کے خوبصورت سراپے کو

گھورتے ہوئے لوفر پن انداز میں بولا

اری او چھوکری!!! تیرا بھائی کیا میرے ٹکڑے کرے گا؟؟ تیرے خوبصورت سراپے"

نے ہی میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے اوباش انداز میں ہنسنے لگا۔۔اس نے ترچھی نظر سے جمیلہ کے "

خوبصورت سراپے کو گھورا۔

اب ہٹ پریں مویا.. جمیلہ نے اپنا پورا زور لگاتے ہوئے اسے دھکا دیا۔مگر وہ گھبرو جوان تھا "

انچ برابر بھی نہ ہٹ پایا۔

اپنے بڑے بڑے دانت نکالتے ہوئے بولا۔ہائے تو نے میرا دل لے لیا۔"

وہ مکروہ ہنسی ہنسنے لگا.. تیرے مست مست دو نین میرے دل کا لے گئے چین وہ جھوم جھوم "
کے گانے لگا۔

دور سے ہی جمیل کو آتا دیکھ کر جمیلہ نے ہانک لگائی۔"ادا جمیل !!!۔۔"

جمیل کے ہاتھوں میں کلہاڑا تھا۔۔وہ شاید کھیتوں میں بیج بو کر آرہا تھا۔اپنی بہن کے پکارنے پر"
وہ ان کی طرف چل پڑا۔

اس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کمال نے دوڑ لگائی۔۔ پیچھے سب سکھیاں ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو "
گئیں۔۔۔

عدن آج میں بہت خوش ہوں"۔پلوشہ خوشی سے جھومتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔ "
وہ جو کچن میں اپنی ماں کے ساتھ روٹیاں بنانے میں مصروف تھی پلوشہ کی آواز سن کر کچن "
سے باہر آئی۔

کیوں آج اتنی خوش کیوں ہو"؟؟۔۔عدن کا دل پہلے سے ہی ڈوبنے لگا۔ "

پلوشہ نے اسے ہاتھوں کے اشاروں سے اندر آنے کو کہا۔وہ پاس بنے بیسن سے ہاتھ دھو کر "
اپنے دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اس کے پیچھے چلی آئی۔

اے اللہ !!! خیر کی خبر سننے کو ملے"۔۔وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی۔ "

آج میں آڈیشن دینے میں کامیاب ہو گئی"۔"

میں نے کہا تھا نہ... میں اتنی خوبصورت ہوں کوئی مجھے انکار کر ہی نہیں سکتا۔ وہ اپنے شوز "

اتارتے ہوئے فخر سے بولی۔

عدن زلزلوں کی زد میں کھڑی انکھوں میں دکھ تکلیف حیرانگی لیے اسے دیکھتی رہی۔۔ "

"پلوشہ اپنی ہی دنیا میں گم تھی"۔

مجھے کامران نے سلیکٹ کر لیا ہے"۔ پتہ ہے کامران کون ہے؟۔ وہ خیالوں سے باہر آتے "

ہوئے بولی۔

کامران پاکستان کا بہت بڑا پروڈیوسر ہے"۔ جس نے حال ہی میں ایک پاپولر ڈراما بنایا تھا جو "

سپر ہٹ گیا تھا۔۔ وہ اب اپنا ایک اور نیو ڈراما بنا رہا ہے جس کی ہیروئین میں ہوں گی۔"پلوشہ

"عبداللہ

اس نے ہاتھوں کے اشاروں سے اپنی طرف انگلی اُٹھائی۔ "

عدن سکتے میں کھڑی اس کی باتیں سنتی رہی۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی ایک جھڑی "

نکلی۔

عدن بیٹی کیا ہوا؟ کیوں کھڑی ہو راستے میں؟"

ماں کی آواز پر وہ چونکی- جلدی سے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔ پھر ہلکے سے "

مسکراتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں امی... پلوشہ کی باتیں سن رہی تھی۔ "

پلوشہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا... پھر ادائے ناز سے بولی.. "امی یہ مجھ سے جلنے لگی ہے"۔ "

عدن ہونقوں کی طرح اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔"

یہ تم کیا بول رہی ہو؟۔میں کیوں جلوں گی اپنی بہن سے تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے؟کوئی اپنی " بہنوں سے بھی جلتا ہے کیا؟؟۔"ماں نے بھی پلوشہ کو گھر کا"۔ بری بات بیٹی کوئی بہن اپنی بہن سے نہیں جلتی۔یہ تم کو کس نے کہا یہ تم سے جلتی ہے؟

امی میں بھی مزاق کر رہی تھی"۔۔اف اس گھر میں تو مزاق کرنے پر بھی پابندی ہے۔۔ " کوئی ڈھنگ سے مزاق بھی نہیں کر سکتا-"وہ تلملاتے ہوئے بولی"۔

کیا پکایا ہے؟"بہت بھوک لگی ہے-وہ اٹھ کر باتھ روم ہاتھ دھونے چلی گئی۔وہ ہاتھ پونچھتے" ہوئے کچن میں آئی -

سالن سے ڈھکن ہٹا کر جھانکتے ہوئے بولی.."آج پھر دال؟؟امی روز یہ دال کیوں بناتی ہیں؟" ہمارے مقدر میں یہ بس دال ہی راہ گئی ہے..جب دیکھو دال"...وہ منہ بنانے لگی۔

"بری بات بیٹی اللہ کی ناشکری نہیں کرتے "

وہ بھی تو انسان ہیں جو روکھی سوکھی روٹی کھاتے ہیں-اللہ کا شکر ادا کرو کہ وہ ٹائم پر روٹی کھلا " دیتا ہے۔

وہ برے برے منہ بنا کر پیر پٹختے ہوئے کچن سے باہر نکلنے لگی کہ ماں نے اس کے ہاتھ تھام" لیے۔

روٹی سے منہ موڑ کر نہیں جاتے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے"۔آج میں بیگم صاحبہ سے پیسے" لیتی آؤں گی۔۔کل تمھارے لیے گوشت بھی لے آؤں گی..میری بچی آج تو یہ دال کھا لے کل گوشت کھانا۔۔ماں نے بڑے پیار سے اسے سمجھایا۔

مجھے نہیں کھانا مجھے بھوک نہیں"پلوشہ خفگی سے بولی۔میرے پاس کچھ پیسے ہیں میں تکہ " بوٹی لے آتی ہوں۔

تیرے پاس پیسے کہاں سے آئے؟"ماں کا لہجہ تھوڑا سخت سا تھا۔"

میری سہیلی نے دیے ہیں"۔۔اس نے پرس سے ہزار کے دو تین نوٹ نکالتے ہوئے" بہادری سے جھوٹ بولا۔

تیری ایسی کون سی سہیلی ہے جو میں نہیں جانتی؟۔"

جتنی بھی تیری سہیلیاں ہیں سب کو جانتی ہوں میں۔وہ ہماری ہی طرح کے غریب لوگ " ہیں۔

پھر یہ کون سی تیری نئی سہیلی ہے جو تجھے اتنے پیسے دے دیتی ہے؟؟۔۔تو سچ بتا مجھے۔۔ماں" غصے میں بولی۔

اماں تجھے ہر بات بتانی پڑے گی؟ "

تیرے لیے اتنا جاننا ہی کافی ہے وہ نئی دوست بنی ہے میری۔۔ہر کوئی ہماری طرح غریب نہیں ہوتا-وہ کافی امیر ہے۔وہ ہزار کا نوٹ ماں کو دیتے ہوئے بولی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تو اپنے پیسے اپنے پاس رکھ مجھے نہیں چاہئیں تیرے پیسے"...ماں فکر مندی سے اسکو دیکھ کر " ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بولی۔

کچن میں کاؤنٹر پر وہ ہزار کا نوٹ رکھتے ہوئے کچن سے باہر جانے لگی کہ کچن کے دروازے پر " کھڑی عدن کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

میڈم راستہ دیں گی آپ یا کرین کو بلانا ہو گا"؟؟؟ مجھے باہر جانا ہے۔ "

عدن دروازے سے ہٹتے ہوئے ایکٹنگ کر کے بولی..."لڑکی کیا بچی کی جان لے گی"؟

۔"سانسیں ہی اتھل پتھل کر ڈالی

پلوشہ عدن کی ایکٹنگ پر کھلکھلا کے ہنس پڑی۔ "

اولاد بڑی ہوئی تو نصیر الدین نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے بھائی کی بیٹی سے عبداللہ کی شادی کرے" گا۔

عبداللہ کو شہر میں ہی اپنے دوست اکبر کی بہن پسند تھی۔ "

زیادہ وہ بھی پڑھی ہوئی نہیں تھی کیونکہ اکبر زیادہ امیر نہیں تھا۔خود پڑھ رہا تھا۔دن میں " پڑھائی کرتا سیکنڈ ٹائم میں دو چار ٹیوشنز پڑھاتا تھا۔

نہ باپ تھا نہ ماں تھی۔یہ دو بہن بھائی ہی تھے"۔"

یہ پہلے یتیم خانے میں رہتے تھے"۔پھر اکبر کی دوستی عبداللہ سے ہوئی تو وہ انہیں اپنے " اپارٹمنٹ میں لے آیا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سارا خرچا عبداللہ کرتا"۔وہ صرف پکا کر کھلاتی۔"

پھر نجانے کب یہ من موھنی سی لڑکی عبداللہ کو پسند آگئی۔وہ دل ہی دل میں اسے پسند" کرنے لگا۔

بتانا ابھی کسی کو بھی نہیں"۔فیصلہ اس نے یہی کیا۔ "

پڑھ لکھ کر وہ اپنے بھائی جیسے دوست سے اسے مانگ لے گا۔جہیز نام کی کوئی چیز اس سے " نہیں لے گا۔کیونکہ ان کے پاس اللہ کا دیا سب کچھ تو تھا۔

-یہ دو ہی تو بھائی تھے۔جو بھی اس کے بابا کا تھا ان دونوں کو ہی ملنا تھا "

اس لیے وہ مطمئن ہو کر اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گیا۔وہ دن رات پڑھائی میں جت گیا۔ "

!!!پھر ایک دن اس کے بابا کی کال آئی۔السلام وعلیکم باباسائیں"

اس کا باپ گاؤں کا وڈیرا تھا۔گاؤں میں اس کے باپ کی بہت عزت تھی۔۔ہر کوئی اٹھ " اٹھ کر سلام کرتے تھے۔

وعلیکم السلام..پتر کیسا ہے تو؟؟ "

باباسائیں میں ٹھیک ہوں۔۔"خیریت آپ نے فون کیوں کیا"؟؟عبداللہ ڈرتے ہوئے " بولا۔""کیونکہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا اس کے باپ نے اسے فون کیا ہو"۔

- ہاں پتر تو جلدی گاؤں پہنچ۔۔گاؤں آئے گا تو تجھے بتاؤں گا "

باباسائیں کچھ تو پتہ چلے ماجرا کیا ہے؟"

تم جلدی سے پیکنگ کرو ڈرائیور نکل پڑا ہے"- تیرے سر سے بھی تین چار دن کی چھٹی لے"

لی ہے۔۔بس تو جلدی سے آنے کی کر۔

اس سے پہلے وہ کچھ اور پوچھتا۔۔اس کے باپ نے کال کاٹ دی۔ "

وہ کافی دیر سکتے کی حالت میں موبائل کو ہاتھوں میں تھامے کھڑا اسے دیکھتا رہا۔"

آخر اس کے بابا نے اسے کیوں بلایا"؟ "

وہ جلدی جلدی پیکنگ کرتے ہوئے کچھ ضروری ہدایتیں اپنے دوست اکبر کو بھی دینے لگا" "

۔

یار آخر تو بتاتا کیوں نہیں؟ کل تک تو تیرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا گاؤں جانے کا.."تجھے پتہ تو "

ہے میرا جی نہیں لگتا تیرے بغیر"اکبر فکر مندی سے عبداللہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

یار دل تو میرا بھی نہیں لگے گا تیرے بغیر۔۔پر کیا کروں؟ "

بابا سائیں نے بلایا ہے جانا تو پڑے گا"۔اگر میں نہ گیا تو بابا سائیں کا ڈرائیور مجھے گھسیٹتے "

ہوئے بابا کے پاس لے جائے گا۔

جاؤں گا تو ہی پتہ چلے گا کیا مسئلہ ہے؟ "

وہ سوٹ کیس میں کپڑے ٹھونستے ہوئے بے چینی سے بولا۔"

اچھا سن"...وہ ہزاروں کے کئی نوٹ مٹھی میں دباتے ہوئے اسے پکارنے لگا۔"

کیا ہوا"؟"

اس نے وہ نوٹ بند مٹھی میں ہی اسے دیے۔ "

وہ نہ سمجھا اور مٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھنے لگا.. کیا ہے یہ؟ "

-یہ کچھ پیسے رکھ لو پتہ نہیں میں کب آؤں تمھارے کام آئیں گے "

وہ نہ نہ کرتا رہ گیا"۔"

عبداللہ نے اپنی قسم دے کر اس کی ناں کو ہاں میں بدلتے ہوئے وہ نوٹ اس کی پاکٹ میں "

رکھے اور خود باہر چلا آیا۔۔۔

جمیلہ اور سونی مٹکا بھرنے جا رہی تھیں کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک کھلے میدان میں کافی "

سارے لوگوں کا ایک جمگھٹا لگا تھا"۔

جمیلہ اپنا پانی کا خالی مٹکا ایک طرف رکھ کر ان لوگوں کے پاس آئی۔ "

دو مرغ آپس میں لڑ لڑ کر لہولہان ہو رہے ہوئے تھے"۔ "

کچھ لوگ باآواز بلند ہلہ شیری دے رہے تھے۔" مگر ان افراد میں دو زیادہ پر جوش و سر گرم "

دکھائی دے رہے تھے"۔

واہ رے میرے دم چھلے"۔ بھگا دے نہ دشمن کو آگے بڑھ کر۔ وہ سب تالیاں بجا رہے "

تھے۔"

دوسرا بولا.."دلبر چل دشمن کو بھگا"۔"

ہڑ ہڑ".... کمال نے ایک ہاتھ سے وہ مرغا پکڑا پھر اسے میدان میں چھوڑا۔"

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

کمال کے مرغ کا میدانی نام دلبر تھا""جبکہ دوسری پارٹی کے بندے کے مرغ کا نام دم چھلہ "
تھا"۔

اگر تو آج ہارا تو میں سب کے سامنے تجھے ذبح کر دوں گا"-کمال نے مرغ کے کان میں کہا۔ "

مرغ کڑک کڑک کرنے لگا"۔ "

دوسری پارٹی والا بندہ غصے میں آگیا۔یہ تو کیا بول رہا ہے اس کے کان میں ؟۔ "

-یہ بے ایمانی ہے"۔ضرور تو کوئی تعویز ٹونہ کر رہا ہے۔وہ الجھتے ہوئے بولا "

دیکھ تو...میں کوئی جادو ٹونہ نہیں کر رہا تو رومت ادا۔۔چپ کر کے ہار من جا۔"وہ چڑانے "
والے انداز میں بولا"۔

ہارتاں میں کبھی نہ منساں تو دس کہڑا جادو ٹونہ کیتا ہی ؟""۔ "

کمال نے کرخت نظروں سے اسے گھورا۔۔میں نے بولا نہ میں نے کوئی جادو ٹونہ نہیں "
" کیتا۔"تینوں کیہڑی گل سمجھ آندی ہے ؟

"پھر جیب سے پستوں کی ڈھیری نکال کر ہاتھوں میں لے کر مرغ کے سامنے رکھ دی۔"

مرغ جلدی جلدی اس کی ہتھیلی سے پستے کھانے لگا۔"

کمال نے جمیلہ کو جب دیکھا تو اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے بولا..."اڑی چھوکری تو "

" ایتھاں کیا لینے آئی ہے"؟؟"چل بھاگ یہاں سے

نہیں جاتی "جمیلہ ہٹ دھرمی سے بولی۔""" اڑی چھوکری تنگ نہ کر مینوں۔ سارے مرد "
ہیں تینوں نظر نہیں آندے ؟؟

شرفو دوسری پارٹی کا جو بندہ تھا وہ اٹھ کر اپنی غلیظ آنکھوں سے جمیلہ کو دیکھتے ہوئے بولا... یہ "
کون ہے ؟؟" وڈی سوہنی کڑی ہے"۔

میں تیری آنکھیں نوچ لوں گا جو اس طرف انکھ اٹھ کر بھی دیکھا تو"۔۔ کمال ضبط کرتے "
ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

اڑی تو سن نہیں رہی چل چلی جا تو یہاں مت آیا کر۔ "

- تجھے سمجھ نہیں آرہا میں نہیں جاؤں گی۔ وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی "

شرفو ابھی بھی اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔"

یہ بات کمال کے لیے اذیت سے کم نہیں تھی۔ "

"اڑی میں تجھے بول رہا ہوں یہاں سے چلی جا موئی"۔ دیکھ یہ ندیدی نگاہ سے تجھے دیکھ رہا ہے۔

"وہ شرفو کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو اپنے بڑے بڑے دانت نکالے اسے دیکھ رہا تھا۔

"وہ سیدھا اپنے بابا کے پاس پہنچا۔

"السلام وعلیکم باباسائیں !!

"ارے... وعلیکم السلام جیتے رہو میرے بیٹے۔

"نصیر الدین اپنے بیٹے عبداللہ کو اپنے سامنے پا کر خوشی سے گویا ہوئے اور اسے گلے سے لگا لیا۔

"ہاشم کی ماں دیکھ تو کون آیا ہے؟؟"

"نصیر الدین اپنی بیوی کو آواز دیتے ہوئے اسے کمرے میں لایا۔

"السلام و علیکم امی۔"

"و علیکم السلام.. کیسا ہے میرا بچہ؟؟" ماں نے اپنے گبھرو جوان بیٹے کو گلے سے لگاتے ہوئے اس کی پیشانی کو چوما۔

"آپکے سامنے ہوں اماں.. دیکھ لو کیسا ہوں؟۔ "

"عبداللہ ہشاش بشاش لہجے میں ماں سے مخاطب ہوا۔

"تو تھک گیا ہو گیا- کافی لمبا سفر ہے۔ تو بیٹھ میں تیرے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔

"اماں سب سے پہلے مجھے اپنے ہاتھوں کی چائے پلا دیں- بہت مس کرتا ہوں آپکی چائے کو۔

"ماں صدقے تو واپس کیوں نہیں آتا؟ "

میں بھی کتنا پریشان ہوں تیرے لیے؟

"وہ تھکا ہوا آیا ہے پہلے اسے کچھ کھلا تو سہی پھر دل کی بھڑاس بھی نکال لینا۔" نصیر الدین جو کافی دیر سے ماں بیٹے کی باتیں سن رہا تھا بیچ میں بول اٹھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"ارے ہاں میں چائے کے ساتھ کچھ کھانے کو بھی لاتی ہوں"..ماں یہ بول کر کمرے سے باہر چلی آئی۔

"باباسائیں کیا بات ہے؟میں سارا راستہ پریشان رہا ہوں آپ نے کبھی مجھے شہر سے نہیں بلایا-پھر ایسا کیا ہوا کہ آپ نے آج بلایا؟

"نصیر الدین نے پہلے اپنے خوبصورت بیٹے کو دیکھا پھر گلے کو کھنکھارتے ہوئے بولے..

"بیٹا بات ہی کچھ ایسی تھی پہلے میرا اردہ تھا میں خود تمھارے پاس آتا پھر سوچا تم کو ہی بلا لوں میری بوڑھی ہڈیوں میں اب دم نہیں رہا۔"بیٹا کچھ دن پہلے تیرا چاچا میرے پاس آیا تھا"

"لیکن باباسائیں وہ کیا کرنے آئے تھے؟وہ اپنے باپ کی بات کاٹتے ہوئے کہنے لگا۔

"پتر یہی تو میں بتانا چاہتا ہوں۔"وہ اپنی بیٹی کا رشتہ لائے تھے"نورین بہت ہی پیاری بچی ہے میں بھی تم سے پوچھے بغیر تیرے چاچا سے ہاں بول بیٹھا ہوں۔

"تو باباسائیں اس میں مجھ سے کیوں پوچھنے کی نوبت آئی ہے؟بڑے بھائی ہاشم سے پوچھیں نہ"۔

"عبداللہ اپنے باپ کی بات نہ سمجھتے ہوئے بابا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"پتر میں تیری شادی اپنی بھتیجی سے کرنا چاہتا ہوں"۔

"یہ نہیں ہو سکتا باباسائیں"-وہ شاک کی حالت میں کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"لیکن کیوں پتر؟کیا تجھے کوئی اور پسند ہے؟

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"جی بابا سائیں یہی سمجھ لیں"-وہ پھر سے بیٹھ کر بولا۔

"پتر جب اولاد بڑی ہوتی ہے وہ ماں باپ کے لیے فخر کا باعث بنتی ہے تو نے آج میرا سر نیواں دیا"۔

"میں تو ایک مان ایک فخر سے بنا تجھ سے پوچھے ہاں کر بیٹھا ہوں۔سب گاؤں والوں کو پتہ چل چکا ہے۔سب نے مجھے مبارک باد دی ہے۔"جب سب پوچھیں گے تو کیا جواب دوں گا سب کو؟"۔

" باباسائیں کچھ بھی ہو مجھے یہ شادی نہیں کرنی"۔آخر میری زندگی کا سوال ہے" جسے کبھی میں نے دیکھا بھی نہیں ہو میں کیسے اسکے ساتھ اپنی پوری زندگی بسر کروں گا؟"۔

"باباسائیں!!آپ بھائی سے شادی کروالیں مجھے نہیں کرنی۔

"تم میری نافرمانی کررہے ہو"تعلیم نے تجھے یہی سبق دیا ہے؟نصیرالدین تھوڑا غصے میں بولا

۔

"باباسائیں...آپ سمجھنے کی کوشش تو کریں۔

"مجھے کچھ نہیں سننا"..نصیرالدین غصے میں کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اماں آج آپ کام سے جلدی کیوں آئیں؟"۔عدن نے ماں کو پریشانی میں گھر آکر چارپائی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

"بیٹی ایک بات سمجھ نہیں آئی-"ماں افسردگی سے بولی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"کیسی بات اماں؟"

"آج میری بیگم صاحبہ نے مجھے کہا-

"اب تو تم کام پر نہیں آیا کرو گی"۔

" میں نے بیگم صاحبہ سے بولا.."بی بی جی کیوں نہیں آؤں گی؟"۔

"وہ مسکرانے لگی اور بولی "اپنی بیٹی سے آٹو گراف تو لے کر دو"۔

"عدن کا دل ڈوبنے لگا-ماتھے پر پسینہ چھلکا"۔

"اتنی بڑی بات آخر کب تک انہیں پتہ نہ چلنی تھی؟ "

"پھر اماں؟"۔عدن نے ڈرتے ہوئے پوچھا-

"پھر اس نے ٹی وی چلایا..

" تمھاری بہن کی طرح ایک لڑکی تھی جو ناچ رہی تھی کسی غیر مرد کے ساتھ"۔

"بیگم صاحبہ بولی.."یہ پلوشہ ہے"۔

"میں نے جتنا بھی اسے بولا یہ پلوشہ نہیں ہے پر وہ بضد تھی۔

"اب یہ سمجھ نہیں آ رہا وہ میری پلوشہ کیسے ہو سکتی ہے؟

"وہ ہو بہو پلوشہ سے ملتی جلتی تھی "

"پر میں اتنے یقین سے کہہ سکتی ہوں وہ میری بچی نہیں ہو سکتی۔

"اتنا گندہ لباس وہ نہیں پہن سکتی۔میں نے تو ایسی تربیت نہیں کی تھی اس کی "

"۔تو بتا کیا یہ سچ ہے؟ "

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اماں کے اس سوال پر عدن کا سر اور بھی جھک گیا۔

"بول نہ"..."تو بولتی کیوں نہیں؟؟میرا دل ڈوب رہا ہے۔اماں نے عدن کے کندھوں کو ہلاتے ہوئے کہا۔

"تیری خاموشی مجھے ڈرا رہی ہے۔جو سچ ہے وہ بول۔

"اماں یہی سچ ہے"۔

"کیا؟؟؟یہ تو کیا بکواس کر رہی ہے؟ "

"میں جانتی ہوں یہ سچ نہیں ہو سکتا۔

"اماں یہی سچ ہے"۔عدن نے اماں کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ واضح دیکھی۔

"تو...."تو نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

"کیوں اتنی بڑی بات چھپائی؟

"اماں میں کیسے بتاتی؟ "

"مجھ میں یہ سب بولنے کی ہمت نہیں تھی"..میں نے روکا تھا پلوشہ کو پر اس نے میری ایک نہ مانی"۔پھر عدن نے ہمت کر کے سب کچھ بتا دیا۔

"ماں سکتے کی حالت میں بیٹھی عدن کی باتیں سنتی رہی۔

"میری پرورش میں کہاں کوتاہی ہوئی تھی؟""تو بھی تو میری ہی بیٹی ہے۔تجھے بھی تو میں نے ہی پالا ہے"۔

"ماں آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی"۔

"اماں ایسامت بول۔ "خدا کے لیے اماں اس کو بھی معاف کر دے"۔ وہ نادان ہے پاگل ہے۔
میں اسے پھر سمجھاؤں گی وہ مان جائے گی۔

"عدن ماں کو کم خود کو زیادہ دلاسہ دیتے ہوئے بولی۔

"پہلے کون سا تیری اس نے مانی جواب مانے گی؟"

"تیرا باپ خود تو منوں مٹی میں سو گیا میرے لیے زندگی عذاب میں ڈال گیا۔

"اماں اس میں ابا کا کیا قصور ہے؟۔"اس نے بھی تو اللہ کی رضا مانتے ہوئے یہ دنیا چھوڑی
ہو گی"۔ آپ ابا کو بیچ میں مت لاؤ۔"پہلے کون سا میرے ابو کو اس دنیا میں سکون ملا ہے؟"
آپ کی خاطر سارے رشتے ناطے توڑ لیے۔

"کتنی حسرت تھی انہیں اپنے ماں باپ سے ملنے کی.... سب نے دروازے ہی اس بیچارے پر
بند کر دیے۔

"وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اپنی چھوٹی سی بیٹی کو دیکھنے لگی جو بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی۔

"نا جانے اس نے یہ ساری باتیں کہاں سے سیکھ لیں؟

"ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"دروازہ کھولنے گئی تو پلوشہ اندر آئی۔

"ماں کو روتے ہوئے دیکھا تو عدن سے آنکھوں کے اشاروں سے پوچھنے لگی...."کیا
ہوا؟؟؟"" عدن نے آنکھوں اور سر کے اشارے سے اسے اندر جانے کو کہا۔

"وہ پرس اٹھاتی اندر جانے لگی کہ ماں نے اسے روکا ...

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"پلوشہ میری بات سنتی جاؤ"۔

"جی اماں...."وہ جاتے ہوئے مڑ کر ماں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"یہاں بیٹھو"..میری بات کا جواب دو۔"کہاں سے آ رہی ہو؟؟ "

"کک کیا مطلب..؟؟؟"وہ اٹکتے ہوئے بولی۔"

"کالج گئی تھی"۔

"کیوں جھوٹ بول رہی ہو؟"

"تیری میڈم نے بتایا ہے تم پیچھے تین مہینوں سے کالج نہیں آ رہی ہو"۔مجھے سچ بتاؤ کہاں گئی تھی؟؟ماں نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"تو نے مجرا کب سے سیکھ لیا ہے؟؟"تجھے خدا کا خوف نہیں آتا غیر مردوں کے ساتھ ناچتے ہوئے؟؟ "

"اف یہ اماں کیا بول رہی ہے؟ "

"کیا اماں کو سب پتہ چل گیا ہے؟؟وہ سوچتے ہوئے سر اٹھا کر اماں کو دیکھنے لگی۔

"اماں پہلے ہی اسے غضبناک نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"بول تو بولتی کیوں نہیں؟ "

"اماں نے اٹھ کر اس کے بال کھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اماں؟ "

"بال کھینچنے سے اسکے سر میں درد کی ٹیس اٹھی تھی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"آج میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی"

"کیا جواب دونگی میں اپنے رب اور تیرے باپ کو...؟؟؟ "

"آج اگر وہ زندہ ہوتا"..."خدا کی قسم تو اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہوتی یا تو اس دنیا میں ہی نہ ہوتی"۔

"اپنے مرے ہوئے باپ کو یہ سب گل کھلا کر دکھا رہی ہو؟ "

"ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔دنیا میں منہ دکھانے کے لائق ہی نہیں چھوڑا۔سب تھو تھو کر رہے ہیں ہم پر۔تو پیدا ہوتے ہی مر کیوں نہیں گئی؟؟ماں اس کی کمر پر مکے مارتے ہوئے بولی۔

"عدن بھاگتی ہوئی اماں کے پاس آئی..اماں چھوڑا سے اماں..وہ مر جائے گی۔

"اماں پلوشہ کے بالوں کو پکڑے ہوئے تھی۔"پلوشہ درد سے رو رہی تھی"۔

"پلوشہ نے اچانک اماں کا ہاتھ پکڑا..."بس اماں اب اور نہیں"۔

"یہی جاننا چاہتی ہو نہ میں کہاں گئی تھی؟"تو سنو...."ہاں چھوڑ دیا میں نے کالج۔

"میں فلموں میں کام کر رہی ہوں-"

"میری ایک فلم ہٹ بھی ہوئی ہے۔اب دوسری بن رہی ہے۔

"میڈم نے بھی آپ سے جھوٹ بولا ہے..."ایک سال تین مہینے سے میں کالج ہی نہیں گئی ہوں- "

"دیکھ اماں"..میرے پاس اتنے پیسے ہو گئے ہیں-"میں چاہوں تو سب کچھ خرید سکتی ہوں"

--"دیکھ میرا پرس "..

Copyright by New Era Magazine

"پلوشہ نے اپنے پرس کو الٹ دیا-"

"پانچ پانچ ہزار کے بہت سارے نوٹ زمین پر پڑے تھے"۔

"ماں سکتے کی حالت میں پلوشہ کی باتیں سن اوران نوٹوں کو دیکھ رہی تھی"۔

"عدن نے حیرت میں ڈوبے ہوئے اپنا ہاتھ ہونٹوں پر رکھ دیا-

"ہاں کرتی ہوں میں ڈانس"...اس کے مجھے پیسے ملتے ہیں۔

"آپ کی طرح نہیں...."

"اتنے گھروں کے کام کرتے ہوئے بھی کیا دیا آپ نے ہمیں؟؟"دو وقت کی روٹی بھی نہ دے سکی-"

"میں نہیں ہوں محتاج اب آپکی"۔

"وہ اپنا پرس اٹھاتی تن فن کرتی کمرے میں چلی گئی۔

"یہ کیا کہا اس نے؟؟...ماں نے شاکی نظروں سے عدن کو دیکھا-

"جس کی حالت خود بھی ٹھیک نہیں تھی۔""وہ شاک کی کیفیت میں کبھی کمرے کو دیکھتی جہاں ابھی ابھی پلوشہ گئی تھی تو کبھی ماں کو دیکھتی جو ٹھنڈے فرش پر بنا کسی دوپٹے کے بال چہرے پر بکھرائے بیٹھی ابھی بھی رو رہی تھی"۔

"اس کی آنکھیں غم،درد وتکلیف کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہی تھیں"۔

"میں نے ساری زندگی تم لوگوں کے لیے کام کیے۔۔ تمھاری خاطر اپنی خوشیوں کی بھی پرواہ نہ کی۔۔اپنی زندگی تک برباد کر دی"۔

Copyright by New Era Magazine

" کبھی بیگم کچھ اچھا کھانے کو دیتی تو میں تم لوگوں کے لیے چھپا کے لے آتی کہ میں تو بوڑھی ہوں کھا کر کیا کروں گی؟؟

"اس چیز کی میری بیٹیوں کو زیادہ ضرورت ہو گی "

"میں نے کیا کیا جتن نہیں کیے تم دونوں کی خوشی اور سکھ کے لیے؟؟ "

"یہ صرف میں نے نہیں کیا.. "یہ ہر ماں کرتی ہے"۔

" تمھارے بابا کے جانے کے بعد جتنے فاقے میں نے کاٹے ہیں وہ میں جانتی ہوں یا میرا خدا"۔

"کیا کچھ نہیں کیا تم دونوں کی خوشی کے لیے؟"آج یہ کیا طعنہ دے گئی ہے؟

"دو وقت کی روٹی نہ دے سکی"

"ماں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"عدن نے ماں کو زمین سے اٹھا کر چارپائی پر بیٹھایا۔ماں کے ہاتھوں کو ہولے ہولے سہلاتے ہوئے ماں سے بولی۔

"امی میں کبھی آپ سے بدگمان نہیں ہوئی۔اور نہ اپنے رب کی کبھی ناشکری کی۔

"وہ جس حال میں بھی رکھ رہا ہے میں شکر گزار اور مطمئن ہوں اپنی زندگی سے"۔

"مجھے اتنا یقین ضرور ہے اپنے رب پر کہ وہ ایک نہ ایک دن ہمیں اتنا ضرور دے گا کہ ہم ساری زندگی آرام سے گزار سکیں گے...ان شاءاللہ "

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"آپ دیکھنا میرا رب میری اتنی سی آرزو ضرور پوری کرے گا۔آپ دل چھوٹا نہ کریں۔

"پلوشہ پاگل ہے وہ دولت کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔میں اسے سمجھاؤں گی۔آپ پریشان نہ ہوں۔

"یہ سوچتی کچھ بھی نہیں جو منہ میں آتا ہے بولتی ہی چلی جاتی ہے"۔

"ماں نے سر اٹھا کر عدن کو دیکھا...اپنی اس سمجھ دار بیٹی پر اسے ناز تھا۔۔وہ اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرنے لگی۔

"عدن ماں کو دلاسہ دیتے ہوئے ایک بار پھر سے بولی....اماں اسے بھی آپ سے بہت پیار ہے میں جانتی ہوں۔

"وہ دل کی بری نہیں ہے۔وہ بھی آپکی بیٹی ہی ہے۔

"آج تم نے بہت برا کیا پلوشہ...آج تم میری نظروں میں گر چکی ہو۔میں تمھیں کوئی بد دعا نہیں دوں گی کیونکہ تم میری بہن ہو ہاں پر اتنا ضرور کہوں گی جس خوشی کے لیے تم نے امی کا دل دکھایا ہے میرا رب تمھیں وہ کبھی نہ دے"۔

"آج تیری وجہ سے میری امی روئی ہے"۔

"میں تمھیں اس سب کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی۔اگر تم نے میرا دل دکھایا ہوتا تو شاید بہن ہونے کے ناطے میں تمھیں معاف کر دیتی۔

"میرا رب بھی تمھیں معاف نہیں کرے گا"۔

"وہ دل میں سوچتے ہوئے اپنے بہتے ہوئے آنسو صاف کرنے لگی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"کمال نے اپنے باپ سے صاف بول دیا کہ شادی کروں گا تو اس پنڈ کی لڑکی جمیلہ سے ہی کروں گا۔ اگر وہ مجھے نہ ملی تو میں ساری زندگی کنوارا رہوں گا۔

"وہ رشتہ لے کران کے گھر بھی گئے پر جمیلہ نہ مانی۔

"اس نے اپنے بھائی سے کہہ دیا.. بھائی !! آپ جہاں کہیں اور میری شادی کرو گے میں کچھ نہیں بولوں گی لیکن مجھے کمال سے شادی کا مت کہو.. نہیں تو میں زہر کھالونگی۔

"تو جمیل نے ان لوگوں سے صاف انکار کر دیا تھا۔

"یہ بات کمال کے لیے انا کا مسئلہ بن گئی"۔ "کچھ اس کے دوستوں نے بھی اس بات کو غلط رنگ دیا۔

"یار یہ تیرے ساتھ اچھا نہیں کیا ان لوگوں نے"۔

"یہ بات اس کے سب سے اچھے دوست فیضو نے بولی۔ فیضو اس کا بہت پرانا دوست تھا۔ ہر برے کاموں میں وہ اس کا ساتھ دیتا تھا۔

"میں ان لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ یہ بات اس کے دوست عامر نے کہی -

"عامر بہت شاطر انسان تھا۔ وہ موقع کی مناسبت سے بات کرتا تھا۔

"یار تیری بھی کچھ عزت ہے تو چپ کیوں ہے ؟؟ وہ اسے اکسا رہا تھا۔

"ہم تیری خاطر اپنی جان داؤ پر لگانے کو تیار بیٹھے ہیں اور تو ہے کہ چپ کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"یار تو بے غیرت کب سے ہو گیا ہے؟"

"تو اس لڑکی کو اٹھوا لے ہم سب تیرے ساتھ ہیں"۔

"فیضو نے اس کی کمر پر دھپ مار کے ایک آنکھ عامر کو ماری۔عامر اسکے انکھ مارنے کے انداز پر کھلکھلا کے ہنس پڑا۔

"یہ بات کمال کے دل کو لگی ...

"بات تو سہی بول رہا ہے میں اس لڑکی کو کہیں کا نہیں چھوڑوں گا"۔وہ حشر کروں گا یہ کسی کو منہ دکھانے کے لائق ہی نہیں رہے گی۔۔اس کو بھی اپنے پیروں پر نہ جھکایا تو میرا نام کمال نہیں۔

"آج سارے دوستوں نے مل کر جمیلہ کو اغوا کرنے کا پلان بنایا۔

"عامر یار تو اپنے باپ کی گھوڑی لے آ"..میں اسے اغوا کر کے اس گھوڑی میں ڈال کے اپنے گاؤں سے بہت دور لے جاؤں گا۔

"لیکن یار ہم بھی تیرے ساتھ چلیں گے..بڑے ہم ماریں اور پھل تو کھائے"۔

"فیضو لوفر انداز میں ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے ہنس کر بولا۔ہم بھی عیش کریں گے تیرے ساتھ۔

"ارے ہاں تو اکیلے اکیلے موج کرے۔ہمیں بھی تو لے چل نہ..عامر نے فیضو کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا۔

"پھر دونوں کھلکھلا کے ہنس پڑے"۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اچھا ٹھیک ہے سب سے پہلے میں... اس کے بعد تم دونوں"۔

"یہ ٹھیک ہے۔

"دیکھو گاؤں کے کچھ فاصلے پر میرے ابا کا چھوڑا سا ڈیرہ ہے ابا کبھی کبھی وہاں جاتا ہے۔ اس کی چابیاں بھی میرے پاس ہوتی ہیں۔۔ وہ جگہ بہت اچھی ہے وہاں آبادی بھی بہت کم ہے.." عامر نے چابی لہراتے ہوئے بتایا"۔

"ہمیں کوئی دیکھ بھی نہیں سکے گا۔ تو فیصلہ یہ ہوا کل اسے اغوا کریں گے"۔

"کل کیوں"؟؟؟

"تو بولے تو آج ہی یہ کام نہ کرلیں؟ تو میرا جگری یار ہے تیرے لیے تو جندوی قربان ہے ۔ فیضو کے اندر کا شیطان بولا۔

"دو تین دن ہو گئے ہیں وہ پانی بھرنے اکیلی جاتی ہے میں نے دیکھا ہے اسے۔ فیضو ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"سن تو یوں کر گھوڑی لے کر آ... میں چکر لگاتا ہوں وہاں کا جائزہ لے لوں... کمال پھرتی سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"عدن اور اس کی ماں نے پلوشہ کو اس کے حال پر چھوڑ دیا"۔

"وہ کب آتی ہے؟ وہ کب جاتی ہے؟ کہاں جاتی ہے؟ کہاں سے آتی ہے؟ کسی کو اس سے کوئی غرض نہیں تھی"۔

"پلوشہ بھی رات کو کافی لیٹ آنے لگی۔رات کو آکر سو جاتی۔ صبح ہوتے ہی پھر کام پر چلی جاتی۔

"وہ پیسوں پر پیسے کمانے لگی۔شراب بھی پینے لگی۔

"ایک بار وہ رات کو نشے کی حالت میں گھر آئی۔ تبھی اس کی ماں نے اسے چھت پر ایک کمرا دے دیا اور بولی تو نیچے نہ آیا کر... "آج سے ہم سب تیرے لیے مر گئے اور تو ہم سب کے لیے"۔

"وہ دوسرے راستے سے آنے جانے لگی۔اس نے گھر سے کھانا چھوڑ دیا۔

"پروڈیوسر،ڈائریکٹر یا پلوشہ کا کوئی بھی بوائے فرینڈ جو بھی آتا وہ سیڑھیوں سے آتا جاتا۔

"پلوشہ کو کامران پروڈیوسر سے محبت ہو گئی"۔

"اخباروں میں روز اس کے اسکینڈلز کی خبریں چھپتیں۔کامران بھی پلوشہ کے عشق میں گرفتار تھا۔پلوشہ فخر سے تن جاتی۔

"کامران جب آپکو مجھ سے محبت ہے تو شادی کیوں نہیں کرتے"؟

"ایک دن وہ کینو کھاتے ہوئے کامران سے ناز سے پوچھنے لگی۔

"ارے جان "کس نے کہا میں تم سے شادی نہیں کروں گا؟

" یار ابھی میں شادی نہیں کر سکتا۔ابھی بہت سے کام باقی ہیں۔وہ کر لوں تو شادی بھی کر لیں گے۔اتنی بھی کیا جلدی ہے؟

"وہ شاطر انسان باتوں کے جال پھینکتا اور یقین دلاتا"۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"میں صرف تمھارا ہوں-دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے تم سے چھین نہیں سکتی...چاہے کچھ بھی ہو جائے میں صرف تمھارا ہوں۔

"پلوشہ اس کی باتوں کا یقین کر لیتی۔

"لڑکی جو تھی...لڑکی ذات ہوتی ہی کم عقل ہے"۔

"مردوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آ ہی جاتی ہیں"۔

"سو پلوشہ بھی آ گئی۔

"وہ اسے لیے اسی ڈیرے پر آ رہے تھے۔

"جمیلہ بے ہوش تھی۔اس کے بازو باہر کی طرف جھول رہے تھے۔

"وہ ابھی جا ہی رہے تھے کہ سرمد نے انہیں دیکھ لیا۔وہ بھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل پڑا

۔

"وہ اس لڑکی کو لیے ایک بوسیدہ عمارت میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا۔

"جب سرمد کو محسوس ہوا کہ وہ اندر چلے گئے ہیں تو وہ پھرتی سے دیوار پر چڑھنے لگا-"دیوار خاصی اونچی تھی۔وہ دیوار پہ چڑھتے ہوئے دو تین بار نیچے گرا۔ گرتے سنبھلتے آخر وہ دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔

"وہ آہستہ آہستہ نیچے اترا اور ان کے تعاقب میں نظریں دوڑانے لگا۔

"چلتے چلتے ایک کمرے کے پاس سے گزرا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"کسی لڑکی کی آواز آرہی تھی۔" وہ خدا کے واسطے دے رہی تھی"۔

"پھر ان تینوں کی ہنسنے کی آواز آئی۔

"آ جارانی اب تو صرف میری ہے"۔ یہ آواز اس کے بھائی کمال کی تھی۔

"وہ لڑکی ایک بار پھر خدا کا واسطہ دیتے ہوئے بولی-

"مم۔۔مجھے جانے دو...تجھے اللہ کا واسطہ".. مم مجھ غریب پر رحم کروں۔ کیا بگاڑا ہے میں نے تم سب کا؟؟

"میرے بھائی کو اگر پتہ چل گیا نہ تو وہ کسی کو نہیں چھوڑے گا۔ وہ ایک ایک کو چن چن کے موت کے گھاٹ اتارے گا۔ مجھے جانے دے۔

"ہماری بات مان لے پھر تجھے چھوڑ دیں گے۔

"جمیلہ لرز اٹھی انکی بات سن کر۔

"کو....کو.....کون سی بات۔؟" جمیلہ ڈرتے ہوئے بولی۔

"تو جانتی ہے ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں"۔ کمال خبیثانہ مسکراہٹ سے جمیلہ کو گھورتے ہوئے بولا۔

"جمیلہ بے چاری پہلے تو خوف زدہ ہو گئی۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ ہاتھ جوڑ کر لرزیدہ آواز میں کمال کی منت کرتے ہوئے گڑگڑائی۔

"میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ مجھے جانے دو۔

"خبردار جو پھر آواز نکلی تو... یہ دیکھ رہی ہو؟ وہ گن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اب چپ کر کے میری بات مان جا...

"نہیں تو اس گن سے تیرے وجود میں اتنے چھید کروں گا تیرا بھائی تو کیا کوئی تجھے پہچان نہیں سکے گا۔

"کمال اپنا ہاتھ بڑھا رہا تھا۔اس نے اس کا دوپٹہ کھینچا۔

"جمیلہ نے اللہ کو پکارا"۔

"ابھی وہ اسکے قریب آیا ہی تھا کہ باہر کھڑے سرمد کا خون کھولنے لگا۔اس نے دروازے پر لات ماری۔

"باہر نکل حرام زادے"۔

"وہ چیخنے لگا.....کتے خبیث۔

"اسی وقت کنڈی کھلنے کی آواز آئی۔کنڈی کھلی۔

"زمین پر پڑی جمیلہ اور اس کے پاس بیٹھا کمال اسے نظر آیا۔کچھ فاصلے پر جمیلہ کا دوپٹہ پڑا تھا۔

"جمیلہ نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔"وہ بھاگتے ہوئے اندر آیا۔آتے ہی اس نے کمال کا گریبان پکڑتے ہوئے دو تین تھپڑ مارے۔

"جمیلہ نے اسی وقت اپنی آنکھیں کھولیں۔سرمد کو اپنے سامنے دیکھ کر ایک بار پھر اپنی پلکوں کو جھپکایا۔

"فیضو نے گن جمیلہ کی کنپٹی پر رکھی۔خبردار جو ذرا بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو اس لڑکی کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"شاباش میرے شیر شاباش... کمال پھرتی سے کھڑا ہوا۔

"اب بول تو بڑا اچھل رہا تھا۔وہ سرمد کی طرف منہ کرتے ہوئے بولا۔

"تف ہے تم پر... تو اتنا بھی گر سکتا ہے میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔تو اپنے ہی پنڈ کی لڑکی کو اٹھا لایا۔تجھے ذرا بھی شرم نہ آئی۔

"میں روز اپنے رب سے پوچھا کرتا تھا اس نے مجھے بہن کیوں نہیں دی؟"

"آج سمجھا ہوں۔تو سوچ اگر یہاں پر تیری بہن ہوتی تو کیا کرتا؟؟ تو اس انسان کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیتا.. جس نے تیری بہن کے ساتھ یہ حرکت کی ہوتی؟ وہ کمال کو غیرت دلاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"میں آج تیرے ٹکرے ٹکرے کر دوں گا"۔

"تو زیادہ نہ کود... تو میری قید میں ہے ابھی۔میں چاہوں تو ابھی تجھے موت کے گھاٹ اتار سکتا ہوں۔فیضو نے اپنی گرفت کو اور سخت کیا۔

"چھوڑ کے دیکھ.. پھر تجھے پتہ چلے گا کہ کون کس کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے؟ اگر تو نے ماں کا دودھ پیا ہے تو ایک بار چھوڑ کے دیکھ۔۔سرمد نے زہر ناک لہجے میں شعلہ بار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تو جس کے دم پر اچھل رہا ہے نا.. وہ میرا جگری یار ہے-تو اس کا بھائی نہ ہوتا تو میں تجھ سے پوچھ لیتا۔عامر بھڑک کر بولا۔

"میرا بھی وعدہ ہے تم تینوں میرے ہاتھوں سے ہی مرو گے"۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اس سے پہلے میں تمھیں ماروں۔ مجھ کو مار دو۔ اگر میں زندہ رہا تو خدا کی قسم تم تینوں میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا۔ سرمد کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تجھے بڑا تاؤ آ رہا ہے نہ.. تو رک میں تجھے آزاد کرتا ہوں۔ میں بھی تو دیکھوں تو کیا کرتا ہے؟؟ تیرے پاس کوئی اسلحہ بھی نہیں پھر بھی اتنا پھدک رہا ہے- عامر نے فاتحانہ انداز میں سرمد کو گھورا۔

"اسلحہ نہ ہونے کی بات پر تینوں قہقہہ لگا کے ہنس پڑے۔ عامر نے سرمد کی گرفت ڈھیلی کر دی۔

"تمھیں کس نے کہا میرے پاس اسلحہ نہیں؟؟

"یہ کہتے ہی اس نے اپنی جیب سے پستول نکالتے ہوئے فائرنگ کر دی۔

"فائرنگ کے دوران گولی سرمد کے بازو کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔

"خون کی ایک پھوار نکلی اور بازو سے درد کی ٹیس اٹھی۔

"سرمد درد کی ٹیسیں دباتے ہوئے فائرنگ کرتا رہا۔ اس نے سب سے پہلے اپنے بھائی کو دو گولیاں ماری۔ پھر اس نے باقی دونوں کو بھی گولیوں سے مار ڈالا۔ تینوں کو موت کے گھاٹ اتار کر خود بھی زمین پر آ گرا۔

"جمیلہ کو سرمد سے اتنی جرات کی توقع نہ تھی۔ وہ حیرانگی سے کبھی سرمد کو اور کبھی مرے ہوئے کمال کو دیکھ رہی تھی۔

"سرمد تکلیف کی شدت سے کراہ رہا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"وہ ہانپتی ہوئی آواز میں بولی... یہ.. یہ کیا.. کیا تم نے؟اب یہاں سے چلو اگر تم کو کسی نے دیکھ لیا تو تم کو بھی سزا ہو سکتی ہے۔"خون تھا کہ رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا"۔

"جمیلہ نے جلدی جلدی اپنا دوپٹہ سرمد کے بازو پر سختی سے باندھ دیا -

"خون آنا بند ہو گیا لیکن وہ اٹھ نہیں پا رہا تھا-درد کی شدت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی ۔وہ کراہنے لگا-

"سرمد آنکھیں کھول.. جمیلہ روتے ہوئے سرمد کا گال تھپکنے لگی۔

"سرمد بمشکل اپنی آنکھیں کھول پایا۔میں آگے نہیں چل پاؤں گا تم ایسا کروں تم یہاں سے چلی جاؤ۔وہ کراہ کر بولا۔

"آپ نے یہ سب میری خاطرِ کیا۔میں اتنی خود غرض کیسے بن جاؤں کہ آپکو موت کے منہ میں دھکیل کر خود کنارے سے لگ جاؤں؟ نہیں مجھ سے یہ سب نہیں ہو گا-وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"دیکھو ضد مت کرو.. یہاں خطرہ ہے-وہ درد کی ٹیس برداشت کرتے ہوئے بولا۔یہ کہتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔

"وہ بھاگتے ہوئے پاس والے گاؤں سے چند لڑکوں کو بلانے میں کامیاب ہو گئی۔وہ لڑکے اسے اٹھا کر اس گاؤں کے اکلوتے ہسپتال لے گئے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آیا۔ گھر پر تالا دیکھ کر وہ سیدھے راستے سے گھر آیا۔ وہ ڈور بیل دبانے لگا۔

" عدن دیکھو تو کون ہے؟

" عدن نے دروازہ کھولا"۔انجان انسان کو دیکھ کر وہ تھوڑا گھبرا گئی۔

"جی آپ کون؟

"وہ جو دروازے کی طرف پیٹھ کیے کھڑا تھا عدن کی آواز سن کر پلٹا۔

"عدن کی خوبصورتی دیکھ کر وہ کچھ پل کے لیے بول نہ سکا۔

"جی آپکو کس سے ملنا ہے؟ انجان آدمی کو اپنی طرف دیکھتا پاکر وہ گھبراہٹ میں پھر پوچھنے لگی ۔

"پلوشہ ہوگی؟؟ دراصل میں دوسری سائیڈ پہ گیا تھا لیکن وہاں تالا تھا تو میں سمجھا شاید آپ لوگوں کو کچھ بتا کر گئی ہو؟

"میں یہاں ویٹ کرلیتا ہوں- میں چلا جاتا..بٹ جو بات میں کرنے آیا تھا وہ بہت ضروری تھی-اس لیے آپ اگر اجازت دیں تو کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟ کال بھی کی تھی بٹ ان کا سیل آف ہے۔ وہ خود ہی تفصیل بتانے لگا۔

"جی کیوں نہیں؟ آپ اندر تو آئیں-وہ دروازے سے ہٹتے ہوئے بولی۔

"وہ اسے لیے اندر آئی جہاں اس کی ماں تین دن سے بخار میں پھنک رہی تھی۔ وہ کرسی لے کر امی کے پاس رکھتے ہوئے بولی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"یہ میری امی ہے۔ان کو بخار ہے اس لیے یہ سو رہی ہیں آپ بیٹھیں میں آپکے لیے چائے لے کر آتی ہوں۔

"جی سنیے محترمہ..وہ اسے جاتے ہوئے دیکھ کر اسے روکنے لگا۔

"وہ پلٹ کر پیچھے دیکھتے ہوئے بولی...

"جی"۔

" مجھے چائے نہیں پینی۔آپ نے ان کو کسی ڈاکٹر کو دیکھایا ہے یا میں لے چلوں؟

"نہیں نہیں..میں شام میں لے جاؤں گی آپ فکر نہ کریں-اس نے اتنا بول کر سر جھکا لیا۔

"کامران سمجھ گیا کہ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔

"میں ان کو لے جاتا ہوں آپ بھی میرے ساتھ چلیں - "

"ویسے میں نے اپنا انٹروڈکشن نہیں کروایا۔

"میرا نام کامران سکندر ہے"۔

"میں ایک پروڈیوسر ہوں..میں نے جتنے بھی ڈرامے اور مووِیز بنائی ہیں الحمدللہ کوئی بھی فلاپ نہیں ہوئی۔

"آپکی بہن کو بھی زمین سے اٹھا کر عرش پر لے جانے والا میں ہی ہوں۔

"عدن نے ناگواری سے اس انسان کو دیکھا۔

"ماشاءاللہ آپ بھی بہت خوبصورت ہیں۔کیا آپ بھی فلموں یا ڈراموں میں کام کریں گی؟؟

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اللہ نہ کرے..عدن نے جلدی سے اس کی بات کے جواب میں کہا۔

"اس میں حرج ہی کیا ہے؟؟ کامران حیرانگی سے بولا۔

"آپ میرے مہمان ہیں پلیز اس ٹاپک پر بات مت کریں۔میں مر تو سکتی ہوں لیکن یہ کام کبھی نہیں کروں گی۔

'کیا میں وجہ جان سکتا ہوں؟؟ کامران اب حیران ہوا۔

"اس دور میں آپ جیسی لڑکیاں بہت کم ہیں جن کو یہ کام پسند نہیں۔

"ورنہ وہ تو شہرت چاہتی ہیں۔سپر سٹار کہلوانا چاہتی ہیں"۔کامران تعجب سے بولا۔

"میں ان لڑکیوں میں سے نہیں۔

"اگر کسی کو اپنا ہیرو بنانا ہے تو ہمارے نبی "آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم "کو بنائیں۔جنہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ کام کیا ہے جو اللہ کو پسند آیا۔

"میرے ہیرو صرف میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔کتنی مشکلات میں اپنے اسلام کو فروغ دیا۔جو جو اللہ نے راستہ دکھایا اسی پر چلے۔اللہ نے جس کام کے لیے منع کیا وہ کام کبھی نہ کیا۔انہوں نے ہی تو ہمیں اچھے برے کی تمیز سکھائی۔ہمارے لیے مشعل راہ ہیں وہ۔اصل میں تو وہی ہیرو ہوئے نہ ...

"میں ان کی فین ہوں۔۔دنیاوی ہیرو کی نہیں جو صرف جھوٹ اور فریب ہی سکھاتے ہیں۔"

"وہ اتنی شائستگی سے جواب دے رہی تھی کہ سوال کرنے والا بھی لاجواب ہو گیا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"تو میرا ابھی آخری فیصلہ سن لو۔ نصیر الدین غصے میں دھاڑتے ہوئے بولا۔

"میں تمھیں اپنی ساری جائیداد سے بے دخل کر دونگا"۔

"باباسائیں مجھے آپ کی جائیداد سے کوئی مطلب نہیں۔وہ بڑے تحمل سے بولا۔

"باباسائیں میں کروں گا شادی آپکی پسند کی لڑکی سے۔ہاشم نے کھڑے ہوتے ہوئے نعرے کے اندر میں کہا۔

"دیکھ یہ میرا بچہ پڑھا بھی کم ہے-کیسا فرمانبردار ہے اور تو پڑھائی پر پڑھائی کرتا رہا..یہی سکھایا ہے تجھے تعلیم نے؟؟"نصیر الدین نے کھا جانے والی نظروں سے اپنے چھوٹے بیٹے کو دیکھ کر کہا۔

"عبداللہ سر جھکائے اپنے غصے کو دباتا رہا۔

"نصیر الدین نے اپنے وکیل کو فون کرکے بلایا۔وہ کچھ دیر بعد حاضر ہوا۔

"پھر نصیر الدین نے سب کی موجودگی میں اپنی ساری جائیداد اپنے بڑے بیٹے کے نام کر دی۔

"تانیہ.....عبداللہ کی ماں انہیں روکتی رہی پر نصیر الدین کو ذرا بھی رحم نہ آیا۔

"سب کچھ ہاشم کے نام کرنے کے بعد عبداللہ کو دھکے دے کر گھر سے بے گھر کر دیا گیا۔

"ماں روتی رہی لیکن نصیر الدین نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہم دونوں میں سے ایک کو چن لو۔

"بیٹے کا ساتھ چاہیے تو مجھ سے طلاق لیتی جاؤ اور اگر میرا ساتھ چاہیے تو آج سے اس کا نام کبھی تیرے ہونٹوں پر نہ آئے۔آج سے یہ ہمارے لیے مرچکا اور ہم اس کے لیے... بات ختم -

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"کسی اور نے عبداللہ کے ساتھ کوئی تعلق رکھا تو وہ میرے لیے مر گیا۔وہ یہ کہتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔

"وہ ماں تھی اسے کب قرار ملنا تھا؟وہ سارا سارا دن کمرے میں چھپ چھپ کر روتی۔اپنے بیٹے سے وہ دو مہینے نہ مل سکی۔اس نے ان دو مہینوں کے اندر اندر دنیا سے ہی منہ موڑ لیا۔

"ماں کے مرنے پر وہ تڑپ تڑپ کے روتا رہا"

"کئی بار اپنے گھر گیا کہ ماں کا آخری بار ہی چہرہ دیکھنے دو۔۔پر کسی کو بھی رحم نہ آیا۔

"الٹا جھوٹ بول دیا گیا کہ تمھاری ماں ہی نے روکا ہے کہ میرا آخری چہرہ بھی اسے مت دیکھانا"۔

"وہ قبرستان میں جا کر بیٹھا رہا-جب وہ لوگ دفنانے کے لیے لائے تبھی وہ چوری چوری جگہ بناتا ہوا اماں کا آخری دیدار کر آیا۔پھر وہیں کھڑے اس نے واپس نہ آنے کی قسم کھائی اور باپ کے مرنے پر بھی واپس نہ آیا۔

"اس نے جا کر اکبر کی بہن سے شادی کر لی"۔

"کچھ ہی عرصے بعد اک حادثے میں اکبر اس کا جان سے پیارا دوست اس سے بچھڑ گیا۔حادثہ اتنا بھیانک تھا کہ وہ موقع پر ہی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

"اکبر کے چلے جانے کے بعد زندگی ہی خاموش ہو گئی۔وقت ٹھہر گیا -

"وہ اور اس کی بیوی دن رات روتے رہتے۔"وقت کا کام ہے مرہم لگانا"۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"قدرت ان دو روتے ہوؤں پر مہربان ہو گئی... جب ان کے گھر چاند سی بیٹی ہوئی تو وہ بھی اپنے معمول پر آ گئے۔

"پلوشہ میں ان دونوں کی جان بسی تھی۔وہ جب ہنستی یہ دونوں بھی ہنس پڑتے۔وہ جب روتی یہ بھی پریشان ہو جاتے۔

"وقت کچھ اور آگے سرکا۔پلوشہ پورے چار سال کی ہو گئی۔ایک بار پھر اللہ نے ان کی گود میں چاند سی بیٹی دی۔

"اس کے باپ نے اس کا نام عدن رکھا"۔

"کمال کے گھر میں کہرام برپا تھا۔جوان موت تھی۔

"سب بین کر کے رو رہے تھے۔کوئی کچھ بول رہا تھا کوئی کچھ۔غرض کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔

"وہ سر جھکائے سب کے درمیان گم سم بیٹھی تھی۔

"ایک عورت بالکل اس کے پاس بیٹھی دوسری عورت سے بول رہی تھی..میں نے کتنا ان لوگوں کو بولا کہ کسی کا حق مت کھاؤ-اب دیکھو ہاشم کے دو ہی تو بیٹے تھے دونوں ہی جوانی میں چل بسے۔

"دوسری عورت نے اپنے ناک سے کپڑا ہٹاتے ہوئے کہا...ہا..ہائے ایسا تو مت بول۔ایک تو ابھی زندہ ہے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"پہلی عورت بولی..اڑی یہ بھی کوئی زندگی ہے؟؟ساری حیاتی جیل میں ہی سڑے گا۔" دیکھ نہ اگر یہ لوگ ان کا حق ان کو دے دیتے تو آج یہ سب نہ ہوتا۔

"میرا مرد کہتا ہے جب اس کی ماں مری تھی وہ بیچارا آخری رسومات میں آیا تھا"۔

"کسی نے اس کی ماں کا چہرہ نہ دیکھنے دیا پھر میں نے اپنی لنگی دی تھی کہ اپنے چہرے پر ڈال کر اپنی ماں کو دیکھ لے۔ پھر اس نے ایسا ہی کیا۔

"پتہ نہیں کس موئے نے جا کر ہاشم کو بتا دیا؟اس کے بھائی نما قصائی نے بڑے زور سے اس کو پیٹا تھا۔وہ لہولہان ہو گیا تھا۔

"جمیلہ حیران و پریشان اس عورت کی باتیں سنتی رہی۔

"کیا بھائی بھی ایسے ہوتے ہیں ؟؟میرا بھائی تو بہت اچھا ہے۔

"وہ اٹھ کر اپنے گھر آئی۔

"جمیل چارپائی پر لیٹا آسمان کو دیکھ رہا تھا۔اپنی بہن کو دیکھ کر اٹھ بیٹھا۔

"آمیرے پاس بیٹھ..وہ اپنے پاس جگہ بناتے ہوئے بولا۔" آمیری سوہنی بہن...میرے پاس بیٹھ"۔

"وہ کھوئی کھوئی سی بھائی کے پاس بیٹھی۔

"دیکھ تو دل چھوٹا نہ کر..آج پنچائیت لگے گی۔تو بے قصور ہے..میں جانتا ہوں۔

"بھائی وہ بھی تو بے قصور ہے..آپ یہ بھی تو جانتے ہو۔اس نے میری خاطر اپنے بھائی کی جان لے لی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہم اس کو بھی بچا لیں؟؟

"وہ آسمان پر اڑتے ہوئے کبوتر دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔پیسے دے کے اسے چھڑوایا جاسکتا ہے۔اس کا باپ کرے گا کچھ نہ کچھ۔تو فکر نہ کر۔

"بھائی مجھے اس کی بڑی فکر ہو رہی ہے۔آج پانچ دن ہو گئے ہیں۔

"تو فکر نہ کر..سب ٹھیک ہو جائے گا۔جمیل نے اپنی بہن کا سر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے دلاسا دیا۔

"آج پنچائیت لگی تھی۔سب مرد وہاں تھے۔

" جمیل بھی اسے لینے آیا۔پھر وقفے وقفے پر سب عورتیں بھی وہاں چلی آئی۔

"ایک بزرگ قرآن پاک جمیلہ کے پاس لایا۔وہ حیرانگی سے پہلے اس ادمی کو پھر قرآن پاک کو دیکھنے لگی۔

"بہت سارے پولیس والے بھی ساتھ بیٹھے تھے۔

" وہ بزرگ اس کے پاس آیا...اس قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر بولو جو کہوں گی سچ کہوں گی۔وہ بھی بزرگ کے لفظوں کو دہراتی گئی۔

"اب بتا کیا ہوا تھا اس دن؟؟

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"میں سب سے پہلے آپ لوگوں سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔میں امید کرتی ہوں آپ میری بات کا جواب دیں گے اور برا بھی نہیں مانیں گے۔وہ سب پر ایک نظر ڈالتے ہوئے بولی

۔

"چھوکری پہلے ہماری بات کا جواب دے"۔ایک پولیس اہلکار نے نخوت سے اسے دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

"میں آپکو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں"-وہ بنا ڈرے پولیس والے کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"وہی بزرگ جو قرآن پاک لایا تھا بولا...بولو بیٹی کون سی بات پوچھنی ہے؟؟

"کیا کسی کو اس کا حق نہ دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟"

"جمیل نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا۔

"یہ کیا اول فل بک رہی ہے؟"وہی پولیس والا غصے میں کھڑا ہوا۔

" ہمارا ٹائم کیوں ویسٹ کر رہی ہو چھوکری؟"پولیس والے نے منہ سے جھاگ نکالی۔

"ہم بھی ڈیوٹی پر جاتے ہیں-ہمیں اور بھی کام ہیں -

"ابھی وہ پوری بات بھی نہ کر پایا کہ وہی بزرگ نے اس پولیس والے کے سامنے ہاتھ اٹھایا...تم کچھ دیر خاموش رہو۔

"جمیلہ اٹھ کر ہاشم کے پاس آئی اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"خدا کے لیے ان لوگوں کو ان کا حق دے دیجیے-پھر شاید آپکو اللہ بھی معاف کر دے"۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"جن کے لیے آپ نے اتنا بڑا فراڈ کیا تھا وہی اب نہیں رہے۔ابھی بھی اپ کے پاس وقت ہے اللہ سے توبہ کر لیں۔ان کا حق واپس کر دیں۔کیا پتہ اللہ آپ کو معاف کر دے؟

"ایک تو چل بسا۔دوسرا جیل کی سلاخوں کے پیچھے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے..خدا کے لیے ان کا حق دیں۔

"چھوکری تم غلط بول رہی ہو وہ جائیداد میرے باپ نے خود مجھے لکھ کر دی تھی۔میں نے کوئی زور زبردستی نہیں کی تھی۔ہاشم ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے تھوڑا غصے میں گرجتے ہوئے بولا۔

"لیکن آپکو تو پتہ تھا نہ کہ یہ حق آپکا نہیں ہے۔آپ کے بابا نے جو غلط کیا آپ نے روکنے کی بجائے ان کا ساتھ دیا۔کیا یہ غلط نہیں تھا؟اگر آپ کے بابا نے ان کا حق مار کر آپ کو دیا تو آپکو چاہیے تھا آپ ان کا حق واپس کر دیتے۔

"اب تم کیا چاہتی ہو چھوکری؟

"میں تب سچ بتاؤں گی اگر آپ ان کو انکا حق واپس دیں گے۔

"تو یہ تمھاری شرط ہے چھوکری؟؟ہاشم بگڑتے ہوئے کہنے لگا۔

"جمیلہ خاموشی سے اپنے ناخنوں کو کترنے لگی۔

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ہاشم نے ایک ناگوار نگاہ اس پر ڈالی۔

"جمیلہ نے کھڑے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے اٹل لہجے میں کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"معاف کرنا سائیں...جب تک آپ انکو انکا حق نہیں دیں گے میں بھی کچھ نہیں بتا سکتی"۔جمیلہ کے حتمی لہجے پر ہاشم سمیت سب لوگ خشمگیں نظروں سے گھورنے لگے۔

"پھر ہاشم گرجتے ہوئے بولے ....

"تم جا سکتی ہو"۔

"پنچائیت میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"تم اپنی بات پر قائم رہنا"۔

"برابر سائیں برابر...ہاشم کے چچے نے ہاشم کے بازو کو دباتے ہوئے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا۔

"جمیلہ نے اپنے بھائی کی طرف دیکھا۔وہ بھی اسے اشارہ کرتے ہوئے کھڑا ہوا۔سب آہستہ آہستہ پنچائیت سے اٹھ کر اپنے گھروں کو چل پڑے

"خدا کے لیے اس لڑکی کی بات مان لو"۔گھر میں قدم رکھتے ہی نورین اس کے قدموں میں اپنا دوپٹہ رکھتے ہوئے رو پڑی۔

"میں ایک بچے کو تو گنوا چکی ہوں دوسرے کو نہیں گنوانا چاہتی۔ہم اس جائیداد کا کیا کریں گے جب کھانے والی ہماری اولاد ہی نہیں ہو گی؟؟وہ اپنے منہ پر دوپٹہ رکھ کر بین کرتے ہوئے روتی رہی۔

"ہاشم کے بھی دل میں درد اٹھا۔آخر اس کا بھی جوان بچہ مرا تھا۔اس نے بھی وہ درد محسوس کیا جو اس وقت نورین محسوس کر رہی تھی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"ایک تو قدرت نے دو بیٹے دیے۔جوان ہوئے تو اس نے ایک واپس لے لیا دوسرا بھی اس لڑکی کی وجہ سے بچ سکتا تھا اگر وہ چاہتی تو ...

"اگر اس نے میرے بیٹے کے خلاف گواہی دے دی تو میرے بچے کو پھانسی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔خدا کے لیے اس کی بات مان لو۔"ایک تو میں اپنے بچے کی تربیت ہی ٹھیک نہ کر سکی۔ شروع سے ہی ان دونوں کو خوب پڑھاتی..ان کو اللہ کی باتیں بتاتی..ان کو دین کی سمجھ بوجھ دیتی تو شاید یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔وہ زار و قطار رو رہی تھی۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔اگر ہم دولت کی حرص نہ ڈالتے ان کے دل میں تو آج میرا کمال بھی زندہ ہوتا۔ہاشم ٹھنڈے ٹھار فرش پر بیٹھا اپنے سینے پر مکے مارنے لگا۔

"خدا کے لے کبھی دولت کی حرص اپنے دل میں مت ڈالنا۔۔یہ دولت کی حرص ہی سب کچھ برباد کر دیتی ہے۔خدا کے لیے کسی کا حق مت کھاؤ۔

"میرے اللہ نے فرمایا ہے جہاں دولت کی وجہ سے فساد ہونے کا ڈر ہو..تم جانتے ہو تم حق پر ہو تب بھی اپنا حق چھوڑ دو۔دولت کی خاطر مت لڑو۔سب کو دینے والا میں ہی ہوں۔

"ہاشم زمین پر مکے مارتے ہوئے بین کر رہا تھا۔آج اسے احساس ہوا اس نے کیا گنوایا ہے؟

"اولاد سے بڑی نعمت کوئی بھی نہیں ہوتی"۔

"مجھ سے ساری جائیداد لے لو..میرا کمال مجھے لوٹا دو۔

"آج اس کے بند ٹوٹ گئے۔آج وہ کھل کر رو دیا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"میں آج ہی ان کو ان کا حق لوٹا رہا ہوں۔ تم میرے بچے کو بچا لو۔ہاشم گھر سے نکل کر سیدھا جمیلہ کے گھر آیا۔

"جی میں بھی سب کچھ بتاؤں گی۔ وہ ڈبڈائی آنکھوں سے بولی۔

"پھر اس نے کھڑے کھڑے سب کچھ بتا دیا۔

"سب کہانی سننے کے بعد ہاشم نے سر اٹھایا"۔

"ایک وعدہ تم بھی مجھ سے کرو میری بچی"۔

"کیسا وعدہ"؟ جمیلہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے حیرانگی سے ہاشم کی طرف دیکھا۔

"جب میرا بچہ جیل سے رہا ہو کر واپس آئے گا تو تم اس سے شادی کروں گی؟

"جمیلہ اب بھی حیرانگی سے ہاشم کو دیکھ رہی تھی۔

"تم خاموش کیوں ہو میری بچی؟

"کرو وعدہ مجھ سے"۔ہاشم نے اپنا ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

"جمیلہ نے اپنا ہاتھ ڈرتے ہوئے ہاشم کے ہاتھ پر رکھ دیا"۔۔۔۔

"وہ جب سے عدن کے گھر سے آیا تھا۔ایک پل کے لیے بھی وہ اسکا چہرہ فراموش نہ کر سکا۔

"وہ کوئی بھی بات کرتا کچھ بھی سوچتا عدن اس کے ذہن سے نہ نکل سکی۔ وہ پل پل بے چین رہنے لگا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"پلوشہ لاکھ اس سے پوچھتی وہ ٹال مٹول کر جاتا۔آخر ایک دن پلوشہ کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

وہ پھٹ ہی پڑی۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ ؟؟ کیوں اتنے گم صم ہو گئے ہو ؟

"میں کوئی بھی بات پوچھوں میری کسی بھی بات کا جواب نہیں دیتے۔آخر تمھیں ہو کیا گیا

ہے ؟ کیوں مجھے آزما رہے ہو ؟

"تمھارے ساتھ مجھے کام کرتے تین سال ہو گئے ہیں۔میں تمھاری غلام بن کر رہ گئی ہوں۔

میں کسی اور کے ساتھ فلمیں سائن نہیں کر سکتی۔

"آخر تم چاہتے کیا ہو؟"وہ غصے سے لال پیلی ہوتے ہوئے بولی۔

"مجھے خود سمجھ نہیں آتی..مجھے کیا ہو گیا ہے ؟ میں کچھ بھی کروں میں کہیں بھی جاؤں ایک

چہرہ میرے ذہن سے نکلتا ہی نہیں۔

"میں خود بھی بہت پریشان ہوں یار..میں سوتا ہوں تب بھی وہ میرے خوابوں میں ہوتی ہے

۔میں اٹھ جاؤں تب بھی وہ میرے ذہن سے نہیں ہٹتی۔

"کون ہے وہ؟"

"وہ کچھ نرم پڑی۔

"میں تمھارے گھر آرہا ہوں اپنی امی کے ساتھ...تم تیار رہنا"۔وہ یہ سب بول کر کمرے سے

باہر چلا گیا۔

"وہ خوشی سے مسکرا اٹھی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"آج سرمد جیل سے آزاد ہو کر واپس آ رہا تھا۔

"سارے پنڈ میں مٹھائی بانٹی گئی۔ سارے گاؤں کو قمقموں سے سجایا گیا۔۔سب کی آنکھیں خوشیوں سے جگمگا رہی تھیں۔

"آج نورین بہت خوش تھی۔اس کا بیٹا آزاد ہو کر ہمیشہ کے لے اس کے پاس آ رہا تھا۔

"وہ صبح سے ہی ہر آہٹ پر چونک اٹھتی اور دروازے سے چپکی کھڑی تھی۔

"اس کا بیٹا اس کے پاس آیا۔اماں.....اس نے آہستہ سے اماں کے کندھوں کو ہلاتے ہوئے پکارا۔

"ماں نے اپنی آنکھیں میچیں۔پھر کھولیں۔سامنے ہی اس کا سرمد کھڑا تھا۔

"کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی؟ماں نے آہستہ آواز میں کہا۔

"اماں میں آپکے سامنے ہی تو کھڑا ہوں۔۔وہ ماں کو یقین دلاتے ہوئے بولا۔

"ماں نے روتے ہوئے اپنے سرمد کو گلے سے لگاتے ہوئے اپنے اندر بھینچ لیا۔

"سب گاؤں والے مبارکباد دینے آئے۔

"ہاشم نے سب کے سامنے جمیلہ کے بھائی سے جمیلہ کا ہاتھ مانگا۔

"جمیل نے بھی ہاں بول دی"۔

"کچھ ہی دن بعد ان دونوں کا سادگی سے نکاح کر دیا گیا کیونکہ نورین نے شور شرابے سے منع کر دیا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"وہ بولی...ابھی تو میرے لال کو چار مہینے ہی تو ہوئے ہیں ہم سے بچھڑے۔

"اس لیے سادگی کے ساتھ ہی سرمد کا جمیلہ سے نکاح پڑھوا دیا گیا۔وہ ایک گھر سے دوسرے گھر آگئی۔

"اسے آئے ہوئے تین ہی دن ہوئے تھے جب وہ سسر کے پاس آئی۔

"میں نے جو وعدہ کیا تھا میں نے پورا کر دیا۔اب آپ بھی اپنا وعدہ پورا کریں۔

"میں چاہتی ہوں جب میری اولاد ہو تو میری اولاد کے باپ نے کسی کا حق نہ دینا ہو۔"

"آپ میری بات کا برا مت منایئے گا...وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

"ہاشم کھڑے ہوتے ہوئے جمیلہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا...بیٹی مجھے بھی اپنا وعدہ یاد ہے۔تم بے فکر رہو میں کچھ ہی دونوں میں پرجائی کا حق پر جائی کو دے دونگا۔

"افسوس اس بات کا ہے کہ میرا عبداللہ زندہ ہوتا تب ان کو یہ حق دیتا تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی"

۔

"میں نے جوانی میں بہت برے کام کیے"۔

"پتہ نہیں میرا کون سا عمل میرے سوھنے رب کو پسند آیا جس کے عوض اس نے مجھے تیرے جیسی بیٹی دے دی۔

"میں ضرور انکو انکا حق دونگا۔میں نے اپنی ساری زمینیں بیچ دی ہیں۔بس یہ گھر ہی باقی رہا ہے

۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"عبداللہ کو بھی باباسائیں نے شہر میں گھر لے دیا تھا۔باقی جو زمینیں تھیں وہ برابر میں تقسیم کر دی ہیں۔

"بیٹی آج تم بھی میرے ساتھ چلو شہر...ہم پر جائی کے گھر چل کر ان کا حق ان تک پہنچاتے ہیں۔۔۔

"اماں خدا کے لیے...یہ آخری کام ہونے دے-آج کامران آئے گا اپنی ماں کے ساتھ۔تو بس ہاں بول دے۔

"اماں اس میں حرج ہی کیا ہے؟؟عدن نے بھی ماں کو فورس کرنا چاہا۔

"میں نے کہ دیا نہ کچھ نہیں لگتی یہ میری..میں مر چکی ہوں اس کے لیے۔ماں نے نفرت سے پلوشہ کی طرف دیکھا۔

"عدن تو اماں کو بول نہ..میری زندگی کا سوال ہے۔

"دیکھ نہ اماں....پلوشہ ٹھیک ہی تو کہ رہی ہے-عدن بے چارگی سے بولی۔

"عدن تو بیچ میں مت بول"۔

"اماں کیا میری بھی نہیں مانو گی؟؟عدن نے تاسف سے کہا۔

"اماں میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں...پلوشہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"اچھا کب تک آئیں گئے وہ لوگ؟؟"آخر وہ ماں تھی ہار مانتے ہوئے بولی۔

"چار بجے تک"۔

Copyright by New Era Magazine

"ماں نے گھڑی پر نظر دوڑائی۔ایک بج رہا تھا۔

"عدن تم مہمانوں کے لیے کچھ بنا لو۔

"جی اماں"..عدن نے یہ کہ کر کچن کی طرف دوڑ لگا ئی۔

"ایک چولہے پر اس نے چکن رائس بنائے۔ساتھ ساتھ ہرے دھنیے کی چٹنی بھی بنالی ساتھ ساتھ چکن جلفریزی بھی بنا رہی تھی۔

"اماں میٹھے میں کیا بناؤں؟وہ اماں سے پوچھنے آئی۔

"جو مرضی آئے بنا لو..اماں بے زار لہجے میں بولی۔

"پلوشہ پاس ہی صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔شاید اماں اور پلوشہ باتیں کر رہی تھیں۔

"وہ کچن میں واپس آئی۔میٹھے میں اس نے کسٹرڈ بنا لیا۔بازار سے سوھن حلوہ منگا لیا۔

"سب چیزیں ریڈی کر کے وہ خود نہانے چلی گئی۔بیس منٹ بعد جب وہ نہا کر باہر آئی تو باہر کسی کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔"شاید مہمان آ چکے تھے۔وہ جلدی جلدی باہر آئی۔

"مہمانوں کو سلام کرنے اندر آئی۔کرسی پر اس دن والا لڑکا بیٹھا تھا۔اس کے پاس ہی ایک ڈیسنٹ سی خاتون کرسی پر بیٹھی تھیں۔

"وہ کافی فیشن ایبل تھیں۔کسی صورت اس لڑکے کی ماں نہیں لگ تھیں بلکہ بہن ہی لگ رہی تھیں۔

"انہوں نے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔جوڑے سے ایک لٹ نکل کر چہرے پر جھول رہی تھی۔ کانوں میں بڑے بڑے آویزے تھے-وہ جب بات کرتی تو وہی آویزے جھولنے لگتے۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"السلام و علیکم.... عدن نے پاس جا کر اس خاتون کو سلام کیا۔

"و علیکم اسلام.... اس خاتون نے خوش دلی سے جواب دیا۔

"کیا نام ہے بیٹی تمھارا؟ اس نے صوفے پر اپنے پاس جگہ بناتے ہوئے عدن سے پوچھا۔

"اس نے پہلے اپنی ماں کو دیکھا پھر دھیرے سے بولی.... عدن"۔

"ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے۔

"آپ کی دونوں بیٹیاں بہت پیاری ہیں"۔"کامران یک ٹک عدن کو دیکھ رہا تھا۔

"عدن نے سر اٹھا کر کامران کو دیکھا۔اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ گڑبڑائی اور اپنا سر اسی پل جھکا لیا۔

"کامران نے اس کے اس انداز پر ہلکا سا مسکرا کر اپنا رخ دوسری جانب پھیر لیا۔

"عدن بیٹی...آپ جاؤ مہمانوں کے لئے چائے پانی کا انتظام کریں۔

"جی اچھا امی"۔

"وہ بول کر کچن کی طرف چلی آئی۔کچن میں آ کر اس نے لمبا سانس کھینچا۔

"ٹرالی میں سب سامان سیٹ کرنے کے بعد وہ ٹرالی اس نے پلوشہ کے ہاتھوں اندر بجھوائی اور خود کاؤنٹر پر بیٹھ کر چائے پینے لگی۔۔۔۔۔۔

"بہن مجھے آپکی دونوں بیٹیاں ماشاءاللہ بہت اچھی لگیں۔کامران کی ماں کھانا کھانے کے بعد اصل موضوع پر آئی۔

"میں آپکی بیٹی کو بہو بنانا چاہتی ہوں۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"جی میں جانتی ہوں... کلثوم نے چائے کا کپ میز پر رکھا۔

"آپ یہ بھی جانتی ہوں گی کہ میں پلوشہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں۔

"پلوشہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔وہ تیزی سے اٹھ کر باہر کی طرف چل پڑی۔

"عدن نے بھی باہر جانے کے لیے قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ کامران بول اٹھا .....

"امی یہ آپ کیا بول رہی ہیں؟؟ مجھے پلوشہ سے نہیں عدن سے شادی کرنی ہے۔

"عدن کے اٹھے ہوئے قدم ایک پل کے لیے تھم سے گئے۔اسکا دل اتنے زور سے دھڑکا کہ اس نے بے اختیاری میں اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

"عدن نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔

"وہ ہاتھ جوڑے عدن کو دیکھ رہا تھا اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے چلے جا رہے تھے۔

"آپکا دماغ تو ٹھیک ہے یہ آپ بول کیا رہے ہیں؟ آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا؟۔عدن نے حیرانگی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔

"مجھے خود بھی نہیں پتہ یہ کب ہوا؟؟ شاید اس دن سے جب میں پلوشہ سے ملنے آیا تھا۔میں اس دن آپکی محبت میں گرفتار ہوا تھا۔پھر آپ آہستہ آہستہ میرے حواسوں پر چھانے لگیں۔

"میں کوشش بھی کرتا آپ کی باتیں نہ سوچوں لیکن ایک پل کے لیے بھی میں آپکو فراموش نہ کر سکا۔آپکی باتیں آپکا لہجہ پل پل مجھے بے کل کر گیا۔

"عدن کو اس کے ارادے کی مضبوطی نے حیران کر دیا۔

"وہ اب بھی ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"کلثوم دنگ رہ گئیں یہ سب سن کر"۔

"دروازے پر کھڑی پلوشہ پر تو جیسے آسمان ٹوٹ پڑا ہو، بجلی گری ہو۔ وہ چیل کی طرح اندر آئی۔

"واہ کیا بات ہے تمھاری؟؟ تم اتنا بھی گر سکتے ہو؟ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

"کیا کچھ نہیں کیا میں نے تمھارے لیے؟

"مجھے کتنے پروڈیوسرز منہ مانگی رقم دینے کو تیار تھے پر میں نے کبھی بھی تمھارے ساتھ غداری نہیں کی کیونکہ میں تم سے محبت جو کر بیٹھی تھی"۔

"مجھ سے بھی تو تم نے محبت کے دعوے کیے تھے.. کہاں گئے وہ دعوے؟ تم پیچ انسان ہو۔

"کاش میں پہلے تمھاری اصلیت جان جاتی۔ کاش میں نے تم سے محبت نہ کی ہوتی۔ میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ میرا مان توڑا ہے تم نے۔۔ میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔

"پلوشہ چیختے ہوئے کامران کا گریبان پکڑتے ہوئے بولی۔

"میں نے کوئی محبت نہیں کی تھی تم سے۔ تم میرا ٹائم پاس تھی۔ ہر مرد با کردار شریکِ حیات چاہتا ہے۔ کیا تم ہو وہ؟

"مجھے اپنے لیے بیوی چاہیے... شوپیس نہیں۔

"تمھیں صرف دولت چاہیے اور مجھے انسان۔ جو میرے ساتھ رہے-میرے دکھ سکھ کو اپنا سمجھے۔ میں جب ہنسوں تو وہ بھی ہنس پڑے۔ میں جب اداس ہوں تو اسے مجھ سے بھی پہلے میری اداسی کا پتہ چل جائے۔

"کیا تمہیں میرے دکھ کی خبر ہوتی ہے؟

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"تمھیں تو دولت کمانے سے فرصت ہی نہیں.. تم کیا میرے دکھ میں ساتھ دو گی؟؟

"رہی بات میری.... میرا رب مجھے معاف نہ کرے نہ کرے پہلے تم تو خود کو معاف کرواؤ۔ پھر کسی اور کی فکر کرنا۔

"تم تو اپنی ماں کی قرض دار ہو۔ مجھے اس دن تم سے شاید نفرت ہوئی۔ جب تمھاری ماں پیسوں کے نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر کو نہ دکھا سکی اور وہ بخار سے تپ رہی تھی۔

"تمھارے پرس میں اس دن میں نے پچاس ہزار روپے دیکھے تھے۔

"تم اس قدر بے حس بھی ہو سکتی ہو؟؟ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

"اس دن میں نے فیصلہ کیا میں تم سے کبھی شادی نہیں کروں گا۔ جو اپنی سگی ماں کی نہ ہو سکی وہ میری کیا بنے گی یا میری ماں کی کیا خدمت کرے گی؟؟

"ہر مرد چاہتا ہے اسکی بیوی فرمابردار ہو، سلیقہ مند ہو، انسان کو انسان سمجھنے والی، محبت کرنے والی ہو۔

"شوہر جب تھکا ہارا گھر آئے تو وہ اسکی راہ دیکھتی ہو جسے دیکھتے ہی شوہر کی تھکن دور ہو جائے۔

"ہیں تم میں یہ سب خوبیاں؟ تو بتاؤ مجھے۔ ان ساری خوبیوں میں چلو ایک بھی خوبی تم میں ہوتی تب بھی میں تم سے شادی کر لیتا۔

"وہ پلوشہ کو اندر تک جھنجھوڑ رہا تھا۔

"میں تمھاری ماں کی ملازمہ نہیں ہوں۔

"پلوشہ ایک بار پھر چیخی۔

"ٹائم پاس" کے لفظ پر پلوشہ کا سر گھومنے لگا۔

"دیکھا.... میں نے کہا تھا نہ؟ تم اس لائق ہی نہیں.. کامران تمسخرانہ لہجے میں بولا۔

"تم میری محبت تو دور کی بات.. تم تو میری نفرت کے بھی لائق نہیں۔

"کوئی کسی کا ملازم نہیں ہوتا۔ یہ رشتے احساس کے ہوتے ہیں مس پلوشہ۔

"کامران کی تلخ کلامی اس سے برداشت نہ ہوئی-اس نے اپنے سر کو جھٹکا-اس کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔وہ زمین پر اوندھے منہ گری-

----

"وہ اسے لے کر ہسپتال گئے"۔

"ڈاکٹر نے انکشاف کیا....اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے-وہ کومہ میں چلی گئی ہے۔

"یہ ٹھیک تو ہو جائے گی نہ ڈاکٹر؟ کلثوم روتے ہوئے بولی۔

"دیکھیں محترمہ...ہم ڈاکٹر ہیں خدا نہیں۔ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

"اس کیسز میں اکثر پیشنٹ کافی کافی عرصہ بعد بھی ٹھیک ہوئے ہیں۔کچھ پیشنٹ کومہ میں ہی موت کی نیند سو جاتے ہیں۔

"ہم اپنی طرف سے تو پوری کوشش کریں گے- باقی اللہ کی مرضی۔ہمارا تو کام ہے دوا کرنا۔

"آپ بس دعا کریں۔اللہ رحم کرنے والا غفور و کریم ہے۔ڈاکٹر یہ سب بول کر کمرے سے چلا گیا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"بہن جی آپ دل چھوٹا نہ کریں اللہ کرم کرے گا"۔کامران کی ماں نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا

۔

"دروازے پر دستک ہوئی۔عدن نے دروازہ کھولا۔

"سامنے ہی دو آدمی اور انکے ساتھ ایک عورت کھڑی تھی۔

"جی آپ کون؟؟...اس آدمیوں میں سے ایک بڑی عمر کے آدمی نے عدن سے پوچھا۔

"آپکو کس سے ملنا ہے؟؟؟عدن نے اس آدمی کے سوال کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ہاشم ہے-میں عبداللہ کا بڑا بھائی ہو۔تم عبداللہ کی کیا لگتی ہو؟

"السلام و علیکم!!میں عبداللہ کی بیٹی ہوں۔

"و علیکم السلام پتر۔

"آپ اندر تو آئیں-وہ سائیڈ میں ہوتے ہوئے بولی۔

"وہ تینوں اندر آئے۔پر جائی کہاں ہے؟؟

"امی بازار تک گئی ہیں-کچھ دیر تک آجائیں گی۔

"پتر یہ میرا بیٹا اور یہ اس کی گھر والی ہے۔وہ ان دونوں کا تعارف کروانے لگا-

"اور یہ میرے عبداللہ کی بیٹی ہے...بالکل میرے عبداللہ جیسی۔تیری آنکھیں عبداللہ جیسی

ہیں۔

"بہت اچھا لگا آپ لوگوں سے مل کر۔وہ مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ہوئے بولی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"آپ چائے پئیں گے ؟؟

"بیٹی ہم بیٹھنے نہیں آئے-آپ لوگوں کا حق آپ تک پہنچانے آئے ہیں۔

"کون سا حق؟ کلثوم کمرے میں قدم رکھتے ہوئے بولی۔

"پرجائی آپ لوگوں کا حق... پرجائی یہ گھر آپ کا ہے۔جو ساری زمینیں تھی میں نے وہ بیچ دی ہیں۔

"ایک کروڑ اپ لوگوں کا ہے ایک کروڑ ہم لوگوں کا۔یہ رہا آپ کا حق۔اس نے ایک بیگ کلثوم کے آگے رکھا۔

"پرجائی میں آپ سب سے شرمندہ ہوں۔مجھے خدا کے لیے معاف کر دیں-وہ ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے بولا۔

"ارے بھائی آپ نے میرا تو کبھی دل نہیں دکھایا۔پھر مجھ سے کیوں معافی مانگ رہیں ہیں؟

"کلثوم عدن کو پانی لانے کا اشارہ کرتے ہوئے ہاشم سے بولی۔

"عدن پانی کا گلاس تایا ابو کو دیتے ہوئے بولی... تایا ابو بیتی ہوئی باتیں یاد کر کے دکھ کے سوا اور کچھ نہیں ملتا۔اس سے اچھا ہے آپ بیتی باتیں مت یاد کریں۔

"پھر ہاشم نے کمال کے قتل والی بات چھپا کر باقی سب کچھ بتا دیا۔

"دیکھیں بہن جی آپکی بیٹی نے میرے بیٹے کو اینٹ ماری ہے۔کتنا خون بہہ رہا ہے میرے بچے کے سر سے؟

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"عظمی اپنے بیٹے کی پٹی کرتے ہوئے غصہ کرتے ہوئے کلثوم سے بولی۔

"عظمی ان کی ہمسائی تھی"۔

"بہن میں کیا کروں؟ وہ پاگل ہے۔

"کلثوم بہن ناراض نہ ہونا ایسے پاگلوں کو زنجیروں سے باندھ دیا جاتا ہے۔ کھلا نہیں چھوڑتے۔

"کیوں دوسروں کا نقصان کرنے پر تلی ہیں آپ دونوں ماں بیٹی؟

"یہ تو اللہ کا کرم ہو گیا میرے بیٹے کو چوٹ کم آئی ہے ورنہ خدانخواستہ چوٹ زیادہ آتی تو میرا کیا ہوتا؟ وہ پلوشہ پر غصے والی نگاہ ڈالتے ہوئے روکھے لہجے میں کلثوم سے بولی۔

"میں آئندہ خیال کروں گی آپ فکر نہ کریں بہن جی... کلثوم بے چارگی سے بولی۔

"ابھی بھی آپ خیال کریں گی؟؟ نا جی نا.. میں اور رسک نہیں لے سکتی۔

"بہن جی میرا مشورہ مانو تو اسے پاگل خانے میں چھوڑ آئیں۔ نہیں تو یہ محلہ چھوڑ دیں۔

"میں آج ہی کسی بڑے کو یہ بات کہتی ہوں۔ دو باتیں ہیں آپ کے پاس... یا اپنی بیٹی کو پاگل خانے میں چھوڑ آئیں یا پھر یہ محلہ چھوڑیں۔

"آج کا دن ہے آپ کے پاس جو فیصلہ کریں بتا دینا مجھے.. نہیں تو کل میں کسی بڑے بزرگوں کے آگے یہ مسئلہ رکھوں گی۔

"وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال کر گھر سے چلی گئی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اے اللہ!!! میں کیا کروں؟۔اللہ میں نے اسے معاف کیا اپنی رحمت کے صدقے تو بھی اسے معاف کردے۔

"یہ میری نافرمان ضرور تھی اے اللہ!!پر تھی تو میری اولاد...اے میرے مالک تو بھی اس پر رحم کر۔

"کیسے میں اسے پاگلوں کے ہسپتال لے جاؤں؟"تین سال ہو گئے ہیں میں نے اس کا علاج جگہ جگہ سے کروایا۔ڈاکٹر نے لاعلاج کہہ دیا۔

"تو تو سب سے بڑا ڈاکٹر ہے..کن فیکون کا مالک ہے اپنی خاص نظر ڈال دے۔

"اے اللہ!!میرے اختیار میں تو کچھ نہیں پر تیرے اختیار میں تو سب کچھ ہے۔

"ایک طرف تو تو نے مجھے خوشی دے دی۔میری عدن کامران کے ساتھ بہت خوش ہے... ماشاءاللہ۔

"دو بیٹے بھی ہیں...اس کی طرف سے آسودگی دے دی۔میرے حال پر کرم کر میرے مالک ۔

"مجھ غریب پر رحم کر۔میں کیسے اپنی جوان بیٹی کو پاگل خانے خود چھوڑ آؤں۔

"اگر نہیں جاتی چھوڑنے تو اس محلے سے جانا پڑے گا پھر مجھے۔

"یہ تو پاگل ہے...اور محلوں میں بھی تو یہی کچھ کرے گی۔

"کتنے اور محلوں سے جاؤں گی میں پھر؟۔

Copyright by New Era Magazine

"مجھے در بدر ہونے سے بچالے میرے اللہ۔ میرا دل سخت کر دے میں اپنے ہاتھوں سے اسے پاگل خانے چھوڑ آؤں۔

"پھر وہ اسے اپنے ہی ہاتھوں سے پاگلوں کے ہسپتال چھوڑ آئی۔ گھر آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

نوٹ

حق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine